رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت
(شیخ ابراہیم ذوق)

تنخواہ کے لئے ہے نہ ہے واہ کے لئے
ہے میری شاعری دل آگاہ کے لئے
ہے یہ دعا کہ ترک فضول نصیب ہو
جو کچھ لکھوں وہ ہو فقط اللہ کے لئے

(اکبر الہ آبادیؒ بتغیر)

دل کے احساسات

حصہ اول

منظوم کلام

سلام لاجپوری
حال مقیم لندن، برطانیہ

نام کتاب ۔ دل کے احساسات ۔ حصہ اول

تخلص ۔ سلام لاجپوری

صفحات ۔ ۱۷۵

مطبع ۔

ناشر ۔ مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری محلّہ، لاجپور، سورت، انڈیا

ایڈیشن ۔ اول

سن طباعت ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۰۲۳ء

تعداد ۔ ۵۰۰

ملنے کے پتے

مکتبہ سلیمانیہ، اجمیری، محلّہ، سورت

مدرسہ اسلامیہ، صوفی باغ، سورت

عبدالسلام مارویا، لندن

موبائل نمبر 07877937731

شاعری

بجھے دلوں کو گرماتی ہے شاعری

باتوں کو سلیقے سے سمجھاتی ہے شاعری

روتے ہوؤں کو ہنساتی ہے شاعری

ہنستے ہوؤں کو رلاتی ہے شاعری

روٹھے دلوں کو مناتی ہے شاعری

سوتے ہوؤں کو جگاتی ہے شاعری

تحریر میں چاشنی پیدا کرتی ہے شاعری

تقریر کا حسن دو بالا کرتی ہے شاعری

شاعر کے ہوتے ہیں دو شوق سلام

ایک شاعری دوسرا خوبصورت ڈائری

ہوتی شاعری میں ایک یہ بھی خوبی ہے

آجاتی اس سے بات سمجھ بخوبی ہے

(سلام لاجپوری)

کرنا چاہے آدمی کام تو وقت نکل ہی آتا ہے

کرنا چاہے آدمی کام تو وقت نکل آتا ہے
ورنہ تو پھر وقت ہاتھ سے نکل جاتا ہے
کرنے والے کیا کیا کام کر گئے
علم کی خاطر قربان اپنی جان کر گئے
علم سے تھا ان کو اتنا پیار و لگاؤ
کہ اس کی خاطر قربان عیش و آرام کر گئے
کر جاتا ہے علمی کام جو بھی بندہ
رہتا ہے جہاں میں نام اس کا زندہ
جو علمی کام کر جائے دنیا اسے یاد رکھتی ہے
دلوں میں اسے سدا آباد رکھتی ہے
سلام علم سے الفت پاکیزہ ذوق کی نشانی ہے
دینی پڑتی اس کی خاطر جذبات کی قربانی ہے

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کام کرنا چاہتے ہیں مگر وقت نہیں ملتا تو ہم کو کیا کرنا چاہئے، اسی تعلق سے مذکورۂ بالا کلام تحریر کیا گیا ہے۔

عزت خدائی گفٹ ہے

عزت خدائی گفٹ ہے جسے چاہے دیتا ہے
یہ کہیں سے خریدی نہیں جاتی خدا خود دیتا ہے
کسی کو ملتی دیکھ عزت جلا مت کرو
بلا وجہ برا بھلا کہا مت کرو
سلام حسد بہت بری بلا ہے
چھوڑ دو یہ عادت اسی میں بھلا ہے
فرصت ملی ہے تو کچھ اچھا کام کرو
برائی سے بچو بھلائی کا کام کرو

کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نہ خود اچھا کام کرتے ہیں نہ کسی دوسرے کو کرنے دیتے ہیں، بلکہ کام کرنے والے سے حسد اور جلن رکھتے ہیں اور ان کو جو عزت ملتی ہے اسے ہضم نہیں کر پا رہے ہوتے ہیں اور بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

عزت وذلت جسے چاہے خدا دیتا ہے

یہ چیز دکانوں میں نہیں ملتی خدا دیتا ہے

عزت و ذلت جسے چاہے خدا دیتا ہے

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

یہ صدا قرآن میں خدا دیتا ہے

جسے خدا عزت دینا چاہے وہ عزت پاتا ہے

ذکر سے اس کے پھر قلب سلیم لذت پاتا ہے

جو برا ہے اسے اچھا بھی برا نظر آتا ہے

اور پھر اسے سچا بھی جھوٹا نظر آتا ہے

کہنے والے نے حق ہی کہا ہے

اور سلام سو فیصد سچ ہی کہا ہے

جو جیسا ہوتا ہے اسے ویسا ہی دکھائی دیتا ہے

آئینہ میں آدمی کو اپنا ہی عکس دکھائی دیتا ہے

کسی کو ملتی عزت دیکھ کر جلنا نہیں چاہئے، عزت خدائی گفٹ ہے۔

بات کہنے کو بھی چاہئے ہنر ہوتا ہے

بات کہنے کو بھی چاہئے ہنر ہوتا ہے

یہ ہنر ہو تو باتوں میں اثر ہوتا ہے

بہت سوں کو زباں دانی پہ اپنی فخر ہوتا ہے

مگر لہجے میں ان کے بھرا زہر ہوتا ہے

باتوں میں ان کی نہ کوئی اثر ہوتا ہے

جو کچھ کہا جائے سب بے اثر ہوتا ہے

سلام باتوں کے کہنے کا گر ہنر ہوتا ہے

تبھی اس سے متاثر قلب و جگر ہوتا ہے

بات چاہے حق اور سچ ہی کیوں نہ ہو اسے کہنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے ورنہ بات بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔

شعر،،اظہار کے ذرائع میں ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے

حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ایک تقریر جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں اکتوبر ۲۰۱۴ء میں ہوئی تھی، تقریر کا عنوان تھا ''شعرو شاعری کی اہمیت وضرورت،، اس تقریر کے کچھ اہم اجزاء پیش خدمت ہے۔

فرمایا کہ موزوں کلام یعنی وزن پر کلام کہنا ''شعر،، کہلاتا ہے، شعر اظہار کے ذرائع میں ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے جس سے انسان اپنی بات دوسروں تک پہنچاتا ہے، دوسروں کو متأثر اور قائل کرتا ہے، اور کبھی کبھی گھائل بھی کردیتا ہے، بیان کے اسالیب میں ایک بڑا اسلوب ''شعروشاعری،، ہے۔

نفی،، کا مطلب مطلقاً ''نفی،، نہیں ہے

شعروشاعری کی بنیاد تخیل پر ہوتی ہے کہ ایک آدمی بات کو بیان کرتے ہوئے جتنا مبالغہ کرے گا، جتنا زیادہ تخیل اونچا ہوگا اتنا ہی شعر خوبصورت ہوگا، انبیاء کرام کی بات تخیل پر نہیں بلکہ وحی اور یقین پر ہوتی ہے اس لئے شعروشاعری انبیاء کے شایان شان اور مقام ومرتبہ کے مطابق نہیں ہے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ شاعر کہتے تھے مگر قرآن کریم میں ہے ''**وما علمنه الشعر وما ينبغي له** ،، اور نہیں سکھایا ہم نے آپ کو شعر اور نہ ہی وہ آپ کے شایان شان ہے، ایک اور جگہ قرآن کریم میں ہے ''**والشعراء يتبعهم الغاون** ،، اور شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں، قرآن کریم نے شعروشاعری کو رسالت کے اوصاف میں ذکر نہیں

کیا۔

شعر فی نفسہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال بھی کیا ہے اور اس کی تعریف بھی کی ہے، آپ نے شعر سنے بھی ہیں اور سنائے بھی ہیں، ''نفی،، کا مطلب مطلقاً ''نفی،، نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شاعر ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان نہیں، مطلقاً ''شعر،، کا وجود ایک ذریعہ ہے جو اظہار کے طور پر پہلے بھی موجود رہا ہے، آج بھی ہے اور قیامت تک رہے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شعر و شاعری،، کو اسلام کی دعوت و دفاع کے لئے استعمال کیا ہے۔

آپ داد بھی دیتے تھے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود شعر نہیں کہتے تھے لیکن شعر کو ''حدی، رجز، اور ''غزل،، کے طور پر آپ کے سامنے پڑھا گیا ہے جس پر آپ ''داد،، بھی دیتے تھے، حضرت سمرۃ بن جندبؓ کی شمائل ترمذی میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اشعار پڑھے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''داد،، بھی دیتے تھے جبکہ ''ترانے (رجز) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی پڑھے ہیں۔

رویدک یا انجشہ سوقک بالقواریر

محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدی خواں تھے جو کہ اسی کام کے لئے تھے اور سفر میں ساتھ ہوتے تھے، اونٹوں کے ساتھ چلتے تھے اور بہت مزے کی

حدی پڑھتے تھے ان کا نام ''انجشہ،،تھا، بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار تھے ''انجشہؓ،،ساتھ تھے اور حدی پڑھ رہے تھے، اونٹ ایک باذوق جانور ہے اس کا مزاج یہ ہے کہ جتنا اچھا گانے والا ہوگا وہ اتنا تیز دوڑے گا، تو حضرت انجشہؓ بڑے مزے کے ساتھ حدی پڑھ رہے تھے جبکہ اونٹ پر ازواج مطہرات سوار تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی ''**رویدک یا انجشہ سوقک بالقواریر** ،،اے انجشہ! آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کے پڑھ، تم آبگینے لے کر سفر کر رہے ہو یعنی اونٹ زیادہ دوڑے گا تو یہ شیشے جیسی عورتیں جو اونٹ پر سوار ہیں ٹوٹ جائیں گی۔

شعر وشاعری کی مطلق نفی نہیں کی ہے

حضور نے دعوت اور دفاع اسلام کے لئے خطابت اور شعر دونوں کو استعمال کیا ہے، قرآن کریم نے یہ ضرور کہا ہے کہ شعر و شاعری انبیاء کے شایان شان نہیں لیکن شعر وشاعری کی مطلق نفی نہیں کی ہے، اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اور دفاع اسلام کے لئے اظہار کے ذرائع کے طور پر خطابت اور شعر دونوں کو استعمال کیا ہے۔

یہ ایک مستقل فن ہے

صحابہ کرام میں بھی بڑے شاعر تھے، دوسری بات ایک ہے شاعر ہونا اور ایک ہے سخن شناس ہونا کہ خود تو شاعر نہیں لیکن شعر کو سمجھتا ہے، سخن شناس ہونا بھی

ایک مستقل ذوق ہے،شعر شناسی میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کو کمال حاصل تھا،شعر سمجھنا اور موقع محل کے مطابق اسے استعمال کرنا ایک مستقل فن ہے، میں نے اپنے دور میں دو ایسے آدمی دیکھے ہیں جن کو موقع محل کے مطابق شعر فٹ کرنے کا ذوق حاصل تھا۔

تقریر میں نواب زادہ نصر اللہ خاں مرحوم جو خود بھی شاعر تھے اور گفتگو میں شعر کو ایسے لاتے تھے کہ جیسے شعر اسی بات کے لئے کہا گیا ہے اور تحریر میں امام اہل السنۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ ان کی کتابیں دیکھ لیں کہ بات بنا کر ایسے لاتے ہیں اور اس طرح شعر فٹ کرتے ہیں کہ جیسے کہا ہی اسی کے لئے گیا ہے،موقع محل کے مطابق شعر ذکر کرنے سے بات کا وزن بہت بڑھ جاتا ہے۔

مذکورۂ بالا تحریر پڑھ کر قارئین کو اشعار کی افادیت سمجھ آ گئی ہوگی اس لئے میں اس تعلق سے مزید کچھ باتیں ذکر کرنے سے گریز کر رہا ہوں، کہتے ہیں کہ عقلمند کو اشارہ کافی ہوتا ہے،تو میں نے وہ کام کر دیا ہے۔

جو سمجھ گیا اس کے لئے اس میں عظیم فائدہ ہے

ورنہ بھینس کے آگے بن بجانا بے فائدہ ہے

رکھو اپنی بات اسی کے آگے جو بات کو سمجھے

سلام داناؤں کا یہی اصول اور قاعدہ ہے (سلام لاجپوری)

تخلص

ہر شاعر کا ایک تخلص ہوتا ہے، بندہ باقاعدہ شاعر تو نہیں ہے ہاں کچھ تک بندی کر لیتا ہے، مگر کچھ خاص دوستوں کا اصرار تھا کہ اس روایت پر عمل ہونا چاہئے اس لئے تو بھی اپنا کوئی تخلص رکھ لے، ان کے اصرار پر بندہ نے اپنے نام کا ایک جز یعنی ''سلام،، کو تخلص کے طور پر چنا ہے۔

نام کتاب

''دل کے احساسات،، تجویز کیا ہے، یہ چار حصوں منقسم ہے، پہلے حصہ میں گاؤں لاچپور اور سرزمین لاچپور کے بعض سپوتوں کا ذکر خیر ہے، دوسرے حصہ میں احقر کی جائے پیدائش کفلیتہ کا تذکرہ ہے، تیسرے حصہ میں برطانیہ اور خاص کر مسجد قبا، لندن جہاں احقر ایک طویل عرصہ سے دینی خدمت انجام دے رہا ہے اس کا کچھ ذکر خیر ہے، چوتھے اور آخری حصہ میں احقر نے جن دینی اداروں میں اسلامی تعلیم حاصل کی ہے ان اداروں اور احقر کے بعض اساتذہ کا منظوم ذکر خیر کیا ہے، اساتذہ کی فہرست میں دو نام ایک حضرت مفتی رشید احمد صاحب کھرادا المعروف بہ بھائی میاں استاذ حدیث جامعۃ القراءت کفلیتہ اور دوسرے خطیب الامت حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلیویؒ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم فلاح دارین، ترکیسر کا تذکرہ ہے، دونوں حضرات سے بندے نے باقاعدہ طور پر کسی مدرسہ میں بیٹھ کر تو زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیا مگر ان کے علوم سے خوب استفادہ کیا ہے

اس لئے احقر ان کو استاذ کا درجہ دیتا ہے۔

شعر و شاعری کے field میں بندے کی حیثیت طفل مکتب کی ہے، قارئین کو یقیناً اس میں ربط کی کمی محسوس ہوگی، مگر کہتے ہے کہ کام کام کو سکھاتا ہے اور آدمی غلطی سے ہی سیکھتا ہے، قارئین جہاں کہیں اصلاح کی ضرورت محسوس کرے احقر کو اس سے مطلع کرے، عنایت ہوگی۔

صفحہ نمبر بیس سے لے کر صفحہ نمبر ۸۳ تک بندے کے گاؤں لاچپور اور اہل لاچپور کے تعلق سے لکھا گیا کلام موجود ہے۔

لاچپور کی سدا علمی پہچان رہی ہے
بحمداللہ اب تک قائم یہ پہچان رہی ہے
خدا رکھے تاقیامت یہ علمی نسبت باقی
سلام کی دعا یہی صبح و شام رہی ہے

والدمرحوم

کرتے وہ مجھ سے پیار بے شمار تھے

(۱)

والد میرے کل میری کائنات تھے
کرتے وہ مجھ سے پیار بے شمار تھے
چھوڑنے آتے وہ مجھ کو بس سٹاپ تھے
کر لیتے اپنے پیچھے سائیکل پر سوار تھے
کرتے میری خواہش کا احترام تھے
جمعرات کی صبح سے ہی کرتے میرا انتظار تھے
روز جمعہ ہوتا میرے لئے تو واقعی عید
اس روز بنتے میرے لئے اچھے پکوان تھے
میرے بچپن اور جوانی کے تھے جو بھی شوق
وہ اس کے پورے کرنے کو رہتے تیار تھے
ہمہ وقت گھومتی رہتی ہے تصویر ان کی پیش نظر
وہ میرا غرورمری ہمت مرا حوصلہ مرااعتبار تھے

زندگی کا ضروری سبق سکھایا آپ نے

(۲)

انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا آپ نے

ہر مشکل سے لڑنا سکھایا آپ نے

زندگی کا ہر ضروری سبق سکھایا آپ نے

ابا یاد ہے مجھے وہ سب جو سکھایا آپ نے

بچپن میں قلم پکڑ کر لکھنا سکھایا آپ نے

قدم سے قدم ملا کر چلنا سکھایا آپ نے

کس سے کیسے کرنی ہے بات سکھایا آپ نے

الفاظ کی ہے گفتگو میں کیا اہمیت سکھایا آپ نے

حق اور باطل میں کرنا فرق سکھایا آپ نے

صراط مستقیم پر چلنا بھی سکھایا آپ نے

کیا کچھ اور کہاں تک کروں میں بیاں

کیا کیا اور کیا نہیں سکھایا آپ نے

دنیا ہر چیز سکھانے کا معاوضہ لیتی ہے

سب کچھ مفت میں سکھایا آپ نے

زندگی کا ہر ضروری سبق سکھایا آپ نے
ابا یاد ہے مجھے وہ سب جو سکھایا آپ نے

ماں باپ تو دنیا سے چلے جاتے ہیں مگر.....

ماں باپ تو دنیا سے چلے جاتے ہیں
پر ان کی یادیں دل سے نہیں جاتی
ان کی گود میں گذرا بچپن تو گذر جاتا ہے
پر بچپن کی وہ یادیں دل سے نہیں جاتی
بچپن میں ان کا ہمیں دیکھ کر مسکرانا
اور ہمیں دیکھ کر ہماری طرف دوڑ کر آنا
اور ہمیں اٹھاکر کندھے پہ بٹھانا
وہ یادیں آج بھی دماغ سے نہیں جاتی
آج بھی جب وطن جاتے ہیں
تو وہاں پہنچ کر کچھ مس کر رہے ہوتے ہیں
وہ اور کچھ نہیں ماں باپ کی شفقت ہوتی ہے
جو کسی اور سے مل نہیں پاتی
ماں باپ کے ساتھ گذرے لمحات
زندگی کا انمول سرمایہ ہوتے ہیں
ان کے ساتھ گذرے لمحات کی یادیں
کبھی دل و دماغ سے مٹ نہیں پاتی

پیاراوطن

سب کو ہوتا ہے پیارا اپنا وطن
ہوتا ہے وہ اس کی خوشیوں کا چمن
ہے گاؤں لاچپور میرا وطن
ہے بڑا محبوب مجھے میرا چمن
ہوتی ہے ہر آدمی کی خواہش
کہ کرے ترقی اس کا وطن
سلام کی بھی ہے چاہت کہ کرے
ہاں خوب کرے ترقی اس کا وطن

ہو گی پوری میری یہ آرزو

لاجپور پہ قدرت بڑی مہربان ہے

اس سرزمیں کی سنہری داستان ہے

ماضی میں بھی رہی بڑی اونچی شان ہے

ہوئے یہاں پیدا علماء کے قدردان ہے

یہاں کے علماء کی بڑی خدمات ہے

یہاں کی مساجد بھی بڑی عالیشان ہے

یہاں سینکڑوں موجود حافظ قرآن ہے

اور موجود دعوت وتبلیغ کے کارکنان ہے

یہاں کے کئی گھرانے کہلاتے کسان ہے

مل جل کر رہتے یہاں عبداللہ وعبدالرحمان ہے

رہ رہا ہوں ایک عرصہ سے اپنی بستی سے دور

جا کر اسے دیکھوں مچل رہا دل میں یہ ارمان ہے

ہوگی یہ آرزو بھی بہت جلد پوری

خدا سے ہے امید وہ بڑا مہربان ہے

اس بستی نے کیئے ہیں کئی شعراء بھی پیدا

واقف جن کے کارناموں سے ایک جہان ہے

موجودہ دور میں بڑے شاعر نادر و بیدار ہیں
جن کا شعراء کی جماعت میں اہم استھان ہے

سلام کی ہے یہ دعا اور دلی آرزو
خدا رکھ لے اس کی چاہت کی آبرو

لاجپور کی پھر وہی علمی شان ہو
گھر گھر دینداری کا چرچا عام ہو

وہ ہمارا گاؤں لاچپور ہے

کہتے ہیں صلحاء جسے قریۃ الصالحین

جو تھا کسی دور میں والی سچین کا محبوب ترین

جہاں تھے اور ہیں علم کے مراکز بڑے بہترین

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاچپور ہے

ہوئے جہاں پیدا اور ہے بڑے بڑے علماء دین

کہتے ہیں سب اس کو عقیدت سے قریۃ الصالحین

جہاں ہے مدفون بڑے بڑے اولیاء صدیقین

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاچپور ہے

پیدا ہوئے جہاں میرے آباؤ اجداد

ہے ابھی بھی جہاں موجود ان کا مکاں

ہم ہیں اس میں مکیں وہ ہے ہمارا مکاں

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاچپور ہے

جہاں ہے میرے آباؤ اجداد کے اہم نشاں

جہاں کی مساجد ہیں خوبصورت اور عالیشاں

جس میں ہوتے ہیں علماء کے اصلاحی بیاں

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاچپور ہے

جس کے ساتھ ہے وابستہ میری یادوں کا ایک جہاں

جہاں گذارے ہیں میں نے کئی سارے ماہ رمضاں

جس کے چرچے ہے ہر جگہ انڈیا ہو یا ہو انگلستاں

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاجپور ہے

جہاں کی مسجد جامع ہے بڑی خوبصورت اور عالیشاں

ہوتے ہیں اس کے خوبصورت منارے دور سے عیاں

کس طرح کروں؟ خوبصورتی اس کی بیاں

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاجپور ہے

جہاں ہوئے اور ہیں سینکڑوں حافظ قرآں

پیدا ہوئے جہاں اسماعیل بھائی میاں

مل جل کر رہتے ہیں جہاں ہندو مسلماں

وہ گاؤں کوئی اور نہیں گاؤں لاجپور ہے

اہل لاجپور ہو اس نعمت کے قدرداں

جانے انجانے میں کر نہ بیٹھے چمن کو ویراں

جو ہے ہمارے اکابر کی یادگار اور ان کا نشاں

ہم سب بنے اس کے دل سے قدرداں

سلام کی ہے دعا رہے پھلتا پھولتا یہ گلستاں

رہے بعافیت باقی تا قیامت یہ بوستاں

ہوتی رہے یہاں سے بلند شب و روز پنجوقتہ اذاں

سلام نہ لگے اس کو کسی کی بری نظر نہ پہنچے کوئی نقصاں

لاچپور کی ہمیشہ علمی پہچان رہی ہے

سدا لاچپور کی علمی پہچان رہی ہے

بحمد اللہ اب تک قائم یہ پہچان رہی ہے

خدا رکھے تا قیامت یہ علمی نسبت باقی

سلام کی رب سے دعا یہی صبح وشام رہی ہے

نواب ابراہیم خان والی ریاست سچین کو

علمی نسبت کے سبب ہی یہ بستی محبوب رہی ہے

ان کے دور میں اس کی بڑی اہمیت رہی ہے

یہ اہمیت علمی نسبت کے سبب ہی رہی ہے

پیر فقیر اللہ کی لاچپور آمد سے

بستی لاچپور کو نئی علمی پہچان ملی ہے

لاچپور پہ قدرت ہمیشہ مہربان رہی ہے

علم سے اس کی جڑیں سدا استوار رہی ہے

الہ آباد کے مشہور بزرگ اور ولی کامل

مولانا لیاقت علی کی یہاں سکونت رہی ہے

ان کی نظر عنایت اور علمی لیاقت سے

اہل لاچپور کو خوب علمی ترقی ملی ہے

حضرت شاہ صوفی سلیمان صاحب رحمہ اللہ

تھے علمی شخصیت، جن کی زندگی علم پر قربان رہی ہے

شہر سورت میں ہے حضرت کی آخری آرام گاہ

ان سے منسوب ایک علمی ادارے کی پہچان رہی ہے

نہیں ہوتے تھے علمی دنیا میں جو کسی سے مرعوب

مراد ہے میری حضرت مولانا مفتی مرغوب

اہل رنگون کو بھی تھے وہ بڑے ہی محبوب

علم پر حاصل ان کو خوب دسترس رہی ہے

بڑے مشفق و رحیم حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم

تھے لاجپوری مگر راندیر میں تھے ایک عرصہ سے مقیم

پھر بھی ان کو لاجپور اور اہل لاجپور سے

تا حیات خوب محبت رہی ہے

حضرت تفسیر و فقہ میں رکھتے تھے خوب مہارت

طبیعت میں تھی سلامتی پسند کرتے تھے طہارت

ان کے فتاوی کو حاصل خوب مقبولیت رہی ہے

عوام و خواص کی یہ فتاوی ضرورت رہی ہے

حضرت مولانا اسماعیل واڈی صاحب رحمہ اللہ

تھے قطب برطانیہ، شیخ کامل، ولی اللہ، عارف باللہ

کرتے تھے پابندی سے ذکر اللہ، تھے عاشق کلام اللہ

خوب ان کی برطانیہ میں دینی خدمات رہی ہے

حضرت مولانا ابراہیم صاحب ڈایا مرحوم

تھے عالم دین شاعری بھی کرتے تھے مرقوم

اور بھی بہت سی خوبیاں ان رفتگاں میں رہی ہے

لاجپور کی ہمیشہ ان سے ایک علمی پہچان رہی ہے

اہل لاجپور کو ہمیشہ علم سے رغبت رہی ہے

اس معاملے میں حاصل سدا سبقت رہی ہے

اہل علم سے یہاں کے باشندگان کو محبت رہی ہے

خدا کی اس بستی پہ نظر کرم، نظر عنایت رہی ہے

لاجپور کی ہمیشہ علمی پہچان رہی ہے

بحمد اللہ اب تک قائم یہ پہچان رہی ہے

منارے

مسجدیں زمین کی بہترین جگہیں ہیں

روئے زمین پر یہ جنت کے نقشے ہیں

خدا تعالیٰ اس کو فضیلت بخشتے ہیں

یہ سب اس کے کرم کے صدقے ہیں

لاجپور کی مسجد کے جو اونچے منارے ہیں

خدا کی قدرت کے کیا خوب نظارے ہیں

مسجد سے ہوتے بلند اللہ اکبر کے نعرے ہیں

تازہ کرتے یہ ایمان کے شرارے ہیں

نماز میں ہوتے تلاوت قرآن کے تیس پارے ہیں

نماز سے ہوتے دور غفلت کے جالے ہیں

ہوتے اس سے دل کی دنیا میں اجالے ہیں

کھلتے جہالت و گمراہی کے تالے ہیں

لاجپور کی مسجد کے منارے دلکش اور پیارے ہیں

آتے ہیں دور سے نظر گویا زمین کے ستارے ہیں

جب بھی پڑتی ہے اس پہ نگاہیں منظر آنکھوں کو لبھاتے ہیں

کرتا ہے من اسے دیر تک دیکھتے رہے اس قدر پیارے ہیں

جس نے محنت کر کے اتنے دلکش بنوائے مسجد کے یہ منارے

وہ مومن ہوں گے خدا تعالیٰ کو بے حد محبوب و پیارے

ہے دعا سلام کی تا قیامت یہاں سے ہوتے رہے

بلند اللہ اکبر کے دلکش، دلنشیں اور دلپذیر نعرے

نام اس کا لاجپور ہے

سورت سے ہے قریب ایک بستی
ہے بڑی پیاری اور نرالی وہ بستی
جو میرے دل میں ہے بستی
نام اس کا لاجپور ہے
نگاہوں میں ہے جو خوب جچتی
جہاں کی بچپن میں خوب مستی
جو ہے میری یادوں میں بستی
نام اس کا لاجپور ہے
جہاں پہ ہوئی پیدا بڑی بڑی ہستی
کرتی ہے جن پہ فخر ساری بستی
کی دین کی خدمت جاکے بستی بستی
تھی جہاں ایسی ہستی نام اس کا لاجپور ہے
لاج سے بھری ہے وہ بستی
علماء و اولیاء کی ہے جو بستی
جو ہمارے دلوں میں ہے بستی
نام اس کا لاجپور ہے

جہاں پہ ندی بھی ہے بہتی
چلتی تھی کبھی اس میں کشتی
ہے یہ ہم سب کی بستی
نام اس کا لاچپور ہے
ہر سال جس کی تعداد ہے بڑھتی
شام ہوتے ہی کھان پان سے ہے جو سجتی
وہ ہے ہماری اپنی بستی
نام اس کا لاچپور ہے
جو ہے ایک تاریخی بستی
رہے ہمیشہ آباد یہ بستی
دعا یہی میرے لب پہ ہے رہتی
جس سے محبت مجھے بھرپور ہے

ہم سب ہیں آپس میں بھائی بھائی

دلوں میں حب وطن ہے اگر تو ایک رہو

نکھارنا یہ چمن ہے اگر تو ایک رہو (جعفر ملیح آبادی)

سیاست میں آدمی کی الگ الگ سوچ ہوسکتی ہے اور ہوتی بھی ہے اور یہ بھی ہم سب جانتے ہیں کہ الیکشن میں ایک کی ہار اور دوسرے کی جیت ہوتی ہے، مگر ہار جیت اور سیاسی الگ الگ سوچ کا اثر ہمارے آپس کے رشتے اور ہندو مسلم بھائی چارے پر نہیں پڑنا چاہئے، ورنہ اس کا نقصان سب کو ہوتا ہے، یہ بات ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں۔

آپس میں مت بھید ہوسکتا ہے اور ہوتا بھی ہے مگر من بھید نہیں ہونا چاہئے، آج کے اس دور میں اگر سارے انسانوں کو کسی چیز کی اشد ضرورت ہے تو وہ ہے محبت کی۔

بشیر بدر کا شعر ہے ۔

نفرت کو سات صندوقوں میں بھر کر دفن کردو

آج انسان کو محبت کی ضرورت ہے بہت

اور عبدالحفیظ جالندھری کا شعر ہے ۔

حفیظ اپنی بولی محبت کی بولی

نہ اردو نہ ہندی نہ ہندوستانی

احقر نے بھی اس تعلق سے کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے، ملاحظہ ہو۔

کھیلوں ضرور سیاست کی پاری
مگر نہ کرو تم آپس میں لڑائی

ہے سب آپس میں بھائی بھائی
نہ کرو آپس میں جھگڑا اور لڑائی

سیاسی سوچ میں ہے گر جدائی
کرنی نہیں ہے تب بھی ہم کو لڑائی

رکھو خود تک محدود اپنی اپنی رائی
ہندو مسلم میں نہ آنے پائے کھائی

ہم سب بنے رہے آپس میں بھائی بھائی
یہی بات بچپن سے ہمیں گئی ہے سکھائی

کرتے رہو بھائی چارے کی سینچائی
نہ کرو کبھی ایک دوسرے کی تم کھینچائی

نوٹ۔ یہ تحریر لاجپور میں الیکشن ہونے والے تھے اس وقت لکھی گئی تھی۔

کرلوجلدی سے آپس میں صلح وصفائی

نہ پالو دل میں کسی کی برائی

ہو جائے گر کسی سے کبھی لڑائی

کرلوجلدی سے آپس میں صلح وصفائی

یہی دیتا ہے تعلیم ہم کو دین مصطفائی

نہ پالو دل میں حسد، بغض، کینہ، کپٹ

رکھو ہمیشہ ان کاموں سے دوری وجدائی

ہو جائے گر کسی سے لڑائی

کرلوفوراً صلح وصفائی

رکھو ہمیشہ سوچ وفکر میں ستھرائی

اس میں کبھی ملاوٹ نہ آنے پائے

ہے سلام دین کی ہم سب کو یہی تعلیم

رہو ہر ایسی چیز سے دور ہو جس میں برائی

نوٹ۔الیکشن کے بعد گاؤں کے ماحول میں کشیدگی پیدا ہوگئی تھی اس موقعہ پر یہ تحریر رقم کی تھی۔

واٹر ورکس

پانی خدا کی عظیم نعمت ہے

کہتے اسے خدا کی رحمت ہے

اس بات سے دنیا کا ہر آدمی سہمت ہے

کہ آسمان سے اس کا نزول خدا کی قدرت ہے

مسلمان اس سے کرتا حاصل طہارت ہے

اس کے لئے تو پانی ذریعۂ عبادت ہے

گاؤں میں موجود پانی کی ٹنکی ہے

جس کی وجہ سے نہیں پانی کی کوئی تنگی ہے

سلام کی ہے دعا گاؤں میں سماجی کام ہوتے رہے

گاؤں کو لے کر جو سپنے ہیں وہ ساکار ہوتے رہے

راحت واٹرورکس

آئی خوشی کی گھڑی ہے
واٹر ورکس بن کے تیار کھڑی ہے
ہے کتنی خوشنما اور دیدہ زیب
نگاہیں سب کی اسی پہ جمی ہے
دور سے بھی آتی ہے صاف نظر
بڑی خوبصورت اور نہایت حسیں ہے
اہل بستی کی جو چاہت تھی ہوئی پوری
سب کو اس بات کی بے انتہا خوشی ہے
تھی شیریں پانی کی جو قلت
ہونے جا رہی پوری وہ کمی ہے
کر رہے ہیں اس پر شکر خدا
لاچپور کے سب مکیں ہے
کرے گا خدا سب کی محنت قبول
مجھے اس بات کا پورا یقیں ہے
ہے کل آئندہ اس کا افتتاح
اس بات کی ہر جانب دھوم مچی ہے

پڑھ کر خوشی کا یہ پیغام
سلام نے یہ چند سطریں لکھی ہے
خدا اسے سدا سلامت رکھے
آرہی لب پہ دعا یہی ہے

راحت واٹرورکس

بفضل الٰہی پورا ہوا
دیکھا تھا جو خواب ہے
گاؤں کے ہر گھر میں آنے والا
بہت جلد شیریں آب ہے
سن کر یہ پیغام اور خوشخبری
خوش ہم اور آپ ہے
واٹرورکس کے خدام و کارکنان کو
سلام دیتا اس پر مبارکباد ہے
کرنا پانی کا اہتمام و انتظام
یہ بھی صدقۂ جاریہ کا ایک باب ہے
جس نے بھی کیا ہے اس میں مالی تعاون
بڑے خوش نصیب وہ احباب ہے

خوبصورت چاہت

ہوئی بزرگوں کے دل میں پیدا اک چاہت
تھا وہ سن سن عیسوی انیس سو چھاسٹھ
آیا عمل میں لاچپور مسلم سوسائٹی کا قیام
ہے وہ سب بزرگ لائق صد احترام
ان میں سے جو پا چکے وفات ہے
ان کے لئے دعا یہ دن رات ہے
کہ ملے سب کو بہشت میں اونچا مقام
ہو نصیب آقا کے ہاتھوں کوثر کا جام
کر رہی سوسائٹی ترقی سال در سال ہے
پورے کر چکی اپنی حیات کہ پچپن سال ہے
کی ہے سوسائٹی نے امداد کئی لوگوں کی اب تک
ہے اس کی اک طویل داستاں بیاں کروں کب تک
کررہے ہیں سوسائٹی کی خدمت جو حضرات
ہے ان کے حق میں دعا سلام کی یہی دن رات
خدا سب کو رضا اپنی عطا کرے
اورخدمت کا دارین میں صلہ عطا کرے

ہے سب سے دست بستہ یہی گزارش

سوسائٹی پہ کرتے رہنا محبت کی بارش

چلیے آج ہم ایک وعدہ کرتے ہیں

بات بالکل سیدھی سادہ کرتے ہیں

کہ ہم سوسائٹی کے ساتھ سدا وفا کریں گے

آئے گر اس پر کوئی آنچ تو اس کو دفع کریں گے

ہے خیر کے جتنے بھی کام کرتے رہنا ہے

سلام ہمارے اکابر کا ہم سے یہی کہنا ہے

نوٹ۔ یہ منظوم کلام بندے نے سوسائٹی کے پچپن سال مکمل ہونے پر تحریر کیا تھا۔

میرا مکان حاضر ہے

لاجپور مسلم سوسائٹی یو، کے کے ایک ذمہ دار کی ڈیوز بری سے لندن آمد ہوئی تھی، ان کی چاہت تھی کہ لندن میں لاجپور کے جو حضرات مقیم ہیں سب کو آنے والے سنڈے یعنی ۴ جولائی ۲۰۲۱ء کو ایک جگہ جمع کیا جائے اور سوسائٹی کے کاموں سے ان کو آگاہ کیا جائے، نیز کسی کو اس سلسلہ میں کچھ سوال کرنا ہو تو وہ سوال بھی پوچھ سکتا ہے۔

اس کے لئے جگہ کی تلاش تھی، جناب ابراہیم بھائی ولی لاجپوری نے ہماری یہ مشکل اس طرح آسان کردی کہ انہوں نے خود پیش کش کی کہ اس کام کے لئے میرا مکان حاضر ہے، اللہ تعالی ان کو دارین میں اس کا بہترین صلہ دے، آمین

مجموعی طور پر مجلس بڑی کامیاب رہی، تمام ساتھیوں کو جمعہ کی دیر رات شرکت کی دعوت دی گئی تھی اتنی شارٹ نوٹس کے باوجود ساتھیوں نے شرکت فرمائی، یہ ان کی گاؤں سے محبت کی دلیل ہے، اس موقع پر تحریر کیا گیا منظوم کلام۔

ہو آپ سب لاجپور کے اس لئے بات رکھی
شکریہ آپ نے دعوت کی ہماری لاج رکھی
مختصر نوٹس پہ بھی دی آپ نے حاضری
آپ آئیں گے تھی مجھے اس بات کی خاتری

ہو قائم یہ محفل تھی دلی آرزو
آپ نے آکر رکھ لی ہماری آبرو
ہے دعا خدا آپ کو اس کا صلہ دے
ہم سوا دعا کے اور آپ کو کیا دے
ہو سکے ہم مقصد میں اس لئے بھی کامیاب
کہ بھائی ابراہیم نے کھول دیا گھر کا باب
مجلس میں ہر ٹوپک پر ہوئی کھل کر چرچہ
بتایا گیا کہ سنستھا کہاں اور کیسے کرتی ہے خرچہ
ہر ایک کو اپنی بات رکھنے اور پوچھنے کی اجازت تھی
مجلس میں موجود ہر ایک کے لہجے میں لجاجت تھی
مجلس کی برکت سے آپس میں ملاقات ہوئی
کھل کر ایک دوسرے سے دل کی بات ہوئی
دل سے دعا ہے سلام کی سوسائٹی کا خوب نام ہو
اس پلیٹ فارم سے گاؤں اور سماج کا خوب کام ہو

نوجوانوں کا قابل تحسین اقدام

مجلس تنظیم قربانی لاچپور کی جانب سے اس سال یعنی ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء میں بھی ماشاءاللہ چھوٹے جانور کی قربانی کا بہترین نظم کیا گیا، گاؤں میں جن گھرانوں میں قربانی کا اہتمام کسی بھی وجہ سے نہیں کیا گیا ان گھروں میں قربانی کا گوشت پہنچایا گیا، اللہ تعالی اس مبارک سلسلے کو بعافیت قائم رکھے، جن لوگوں نے اس عمل میں دامے، درمے، سخنے جس طرح بھی حصہ لیا ہو اسے قبول فرمائے، اور دارین میں تمام کو اس کا صلہ نصیب فرمائے۔

نوجوانان لاچپور ہے خدمت کے جذبے سے سرشار
ہے ہمارے نوجوان قوم وملت کے خدمت گذار
جب جہاں پڑتی ہے ان کی خدمت کی ضرورت
کرتے ہیں پوری وہ قوم و ملت کی ضرورت
بقرعید کے موقعہ پر وہ کرتے ہیں چھوٹے جانور کی قربانی
دیتے ہیں اس کی خاطر وہ اپنے قیمتی وقت کی قربانی
قربانی کا گوشت پہنچاتے ہیں وہ ضرورت مند کے گھر
رہتی ہے ان کی کوشش کہ رہ نہ جائے باقی کوئی گھر
سلام کو ہے امید خدا کرے گا مقبول
اور ان کی ہر کوشش و محنت کو کرے گا قبول

گھر گھر جا کر کیا تقسیم قربانی کا گوشت
خدا عطا کرے اس کے عوض ان کو جنت الفردوس
خدمت کی ان کا یہ سلسلہ چلتا رہے
ان کا یہ جذبہ سدا پھلتا پھولتا رہے
نہ لگے ان کے حوصلوں کو کسی کی نظر
رہے خدمت کے ہر کام پر خدام کی نظر
ہوتی ہے قربانی کے گوشت میں خوب لذت
رکھتا ہے یہ لذت اللہ رب العزت
گاؤں میں سدا یہ عمل ہوتا رہے
تا کہ خوش غریب کا دل ہوتا رہے
کرتا ہے جو دل کسی کا بھی خوش
اس کی روح بھی کرتی ہے خوشی محسوس

حضرت مولانا عبدالقدوس صوفیؒ

سب اہل بستی تھے ان سے خوش
آج بھی ہوتی ہے کمی ان کی محسوس
تھا چہرہ بڑا پر نور تھے فخر لاچپور
کرتے ہیں ان کو یاد اہل لاچپور
کی دین متین کی خدمت بھرپور
ہوتا تھا مل کر ان سے ہر کوئی مسرور
ملتے تھے ہمیشہ ہر ایک سے لجاجت کے ساتھ
بٹھاتے تھے سب کو پاس اپنے بشاشت کے ساتھ
ہوتی تھی کوئی مجلس صدر آپ ہوتے تھے
حتی المقدور مجلس میں حاضر آپ ہوتے تھے
حضرت تھانوی کی بھی کی تھی آپ نے زیارت
سناتے تھے بڑے مزے سے کیسے ہوئی تھی زیارت
احقر کو بھی ہوتی رہی ہے موصوف کی زیارت
کرتے تھے نصیحت اور نیک باتوں کی ہدایت
فرماتے تھے دینی علوم کی کرتے رہنا حفاظت
اسی میں ہے اپنے دین و ایمان کی بھی حفاظت

تھے حق گو اور طبیعت میں تھا جلال
خفا ہوتے تھے تو ہو جاتا تھا چہرہ لال
ہے پورا گھرانہ علمی دولت سے مالامال
قابل رشک ہے سب کے احوال
اولاد ہے آپ کی سب صالح اور دیندار
کرتی ہے دین پر اپنی جاں نثار

مولانا ابوبکر ولی اللہؒ

تھے خلیفۂ اول کے ہم نام
کیا دین متین کا خوب کام
تھے مسجد ابوبکر کے پیش امام
پڑھاتے تھے نماز صبح و شام
تھے خاندان سید کے چشم و چراغ
گذاری پوری زندگی بے داغ
کرتے تھے آپ سے محبت اولیاء اللہ
تھے مشہور خود بھی ولی اللہ
تھی مزاج میں خوب نرمی
نہیں تھی بالکل بھی ہٹ دھرمی
جو بھی راہ میں ملتا کرتے تھے سلام
رہتا تھا زباں پہ جاری خدا کا نام
جاتے تھے مسجد ہوکے سائیکل پر سوار
تھا یہی معمول ہر لیل و نہار
کرتے تھے سب سے محبت سب سے پیار
اہل بستی ہے ان کی رحلت پر سوگوار

رکھتے تھے سدا اپنے کام سے کام
فارغ اوقات میں گھر پر کرتے تھے آرام
تھے بڑے باحیا اور کم گو
تھی یہ بات معلوم گاؤں میں سب کو
دے گئے کم عمری میں داغ مفارقت ہم کو
خدادے جنت الفردوس میں اعلی مقام آپ کو
ہے سلام گاؤں میں ان کا پڑوسی
ہے ان کا معتقد اور خوشہ چیں
یاد کرتے ہیں آج بھی موصوف کو اہل لاچپور
رہے مرحوم تاحیات نام ونمود سے کوسوں دور

بھائی میاں بھائی

تھے فرشتہ صفت متقی و پرہیزگار تھے
واقعی عزت و احترام کے حقدار تھے
علم اور اہل علم سے کرتے پیار تھے
کرتے علم پر جان اپنی نثار تھے
کرتے تھے ان کی امداد
پاتے جن کو محتاج و لاچار تھے
تھا دینی کتب کا مطالعہ خوب
دینی علوم کے ماہر اور جان کار تھے
گھر گھر جاکر کرتے تھے عیادت
گاؤں میں جو بھی ہوتے بیمار تھے
بندے نے کیا ہے جن سے اکتساب فیض
ان میں ہوتا حضرت کا بھی شمار ہے
ہے سب صاحبزادگان بھی نیک صالح
کرتا ہر کوئی ان پہ اعتماد واعتبار ہے
تھے موصوف رحم دل اور بڑے مہمان نواز
گاؤں میں ہرکوئی کرتا اس بات کا اعتراف ہے

ہے بندے کو اس بات کی خوشی اور فخر
کہ کیا اس نے ایک ولی کا دیدار ہے
جب بھی ہوتی ہے اب گاؤں میں حاضری
ہوتاان کی کمی کا شدت سے احساس ہے
ہے دعا سلام کی پائے وہ قبر میں آرام
کرگئے ہیں اخلاص کے ساتھ بھلائی کے خوب کام

مولانا ابراہیم ڈایا مرحوم

ہے عالم دین اور بہترین شاعر
سنسکرت زبان کے بھی تھے ماہر
نام تھا ابراہیم سرنیم تھا ڈایا
تھا بڑا مبارک ان کا سایہ
ہوگئے تھے آکر مقیم سنگاپور
مگر اٹکا رہتا تھا دل لاجپور
چاہتے تھے ہو نصیب خاک وطن
گذرا تھا جہاں پیارا بچپن
خدا نے کی پوری دلی مراد
ہوئے اپنے مقصد میں کامیاب
لاجپور کے قبرستان میں ہوئی تدفین
جہاں ہے مدفون اولیاء و متقین
تھے جید الاستعداد عالم دین
رہتے تھے مطالعہ میں مشغول رات دن
حضرت تھانوی کے علوم سے تھا خوب لگاؤ
فرماتے تھے ان کے علوم میں ہے خوب علمی بہاؤ

شاعری کی جانب بھی تھا جھکاؤ
شاعری سے رہا اخیر تک لگاؤ
چھپ چکا ہے آپ کی شاعری کا اک مجموعہ
واقعی پڑھنے لائق ہے وہ مجموعہ
مزاج میں تھی خوب غیرت و خودداری
ناحق کرتے نہیں تھے کسی کی طرفداری
کرتے تھے حق بات کا کھل کر اظہار
نہیں ہوتے تھے کبھی مصلحت کا شکار
یہی رہا ہے ہمیشہ اہل حق کا شعار
نہیں روک سکے حق بات سے ان کو درہم و دینار
اصولوں سے کرتے نہیں تھے سمجھوتہ
سامنے چاہے پھر بڑا ہوتا یا چھوٹا

ہم کہیں پیدا کہیں مقیم کہیں دفن ہوتے ہیں

وطن سے اپنے ہر ایک کو پیار ہوتا ہے
کوئی رکھتا ہے دل میں کوئی کرتا اظہار ہوتا ہے
مجبوریاں وطن چھوڑنے پر مجبور کرتی ہے
ورنہ کون وطن چھوڑنے کو تیار ہوتا ہے
جنہوں نے ترک وطن کیاہے ان سے پوچھو
یہ فیصلہ کتنا مشکل اور کتنا دشوار ہوتا ہے
ماں باپ بھائی بہن سب کو چھوڑ
جانا دور سات سمندر پار ہوتا ہے
نئ بستی نیا ملک نئے لوگ نیا کلچر
خود کو نئے ماحول میں ڈھالنا بڑادشوار ہوتاہے
سلام جیون کے بھی کتنے رنگ ہوتے ہیں
ہم کہیں پیدا کہیں مقیم کہیں دفن ہوتے ہیں

سید مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ

اسم تھا عبد الرحیم سید السادات تھے
علماء اہل حق کا فخر و وقار تھے
تھے قاریٔ قرآن مسجد ہجیرہ کے امام تھے
علم کے تھے شیدائی فقہ پر جاں نثار تھے
کی دین حق کی خدمت خدا کرے قبول
تھے عوام کے منظور نظر علماء کا اعتبار تھے
کرتے سدا کھل کر حق کا اظہار تھے
گمراہ فرقوں کے لئے کھلی تلوار تھے
زندگی بھر کی فتاوی کی خدمت
فتاوی رحیمیہ آپ کی علمی یادگار ہے
تھی تلاوت خوب قاریٔ قرآن تھے
اہل حق کے عظیم سپہ سالار تھے
محبت قرآن میں اپنی مثال آپ تھے
حالت معذوری میں بھی سنتے تفسیر بار بار تھے
لاجپور سے کر گئے تھے ہجرت مگر محبت کا تھا یہ عالم
کہ لکھتے اپنے نام کے ساتھ لاجپوری ہر بار تھے

حضرت مولانا اسماعیل واڈیؒ

تھے نیک انساں کرتے تھے سب پر احساں

تھے عالم حقانی اور جید حافظ قرآں

کرتے تھے روزانہ تلاوت قرآں

تھے اہل حق کرتے تھے حق بیاں

طویل عرصہ تک دیئے انجام امامت وخطابت کے فرائض

تھے وقت کے خوب پابند، ادا ہوتے تھے وقت پر فرائض

تھے نیک خصلت قلب تھا پرنور

کی تھی دل کی دنیا پر محنت جو بھرپور

تھا آپ کا تعلق بستی قریۃ الصالحین سے

ہے جو سورت سے قریب نام ہے لاجپور

کی دین متین کی تاحیات خدمت

لوگوں کے دلوں میں تھیں آپ کی خوب عظمت

مصلیان مسجد کے حق میں تھے خدا کی رحمت

دیتے تھے مشکل وقت میں ان کو حوصلہ وہمت

کرتے تھے ہر روز پابندی سے اللہ کا ذکر

لوگ ہوجائے دین سے قریب یہی رہتی تھی فکر

اہل بستی کرتے ہیں آج بھی ان کو یاد
ان کی باتیں بھی ہیں سب کو خوب یاد

ہر ایک کو کرتے تھے اپنے سے قریب
نہیں تھا فرق ہوا میر یا کہ غریب

تھے پیر غلام حبیب سے وابستہ
طے کیا ان کی رہنمائی میں سلوک کا راستہ

قلب کو کیا تھا خوب مزین و آراستہ
خود بھی دکھا گئے سینکڑوں کو حق کا راستہ

خطیب الامت سے تھی خوب یاری
جب بھی ملتے کرتے تھے باتیں خوب ساری

کرتے تھے ہر ایک کی سدا دلداری
مزاج میں تھی سادگی اور ملنساری

تمام اولاد میں بھی ہیں خوب دینداری
ہے کوئی عالم و مفتی، تو کوئی حافظ و قاری

ہے سلام کی دعا یہی عاجزانہ بارگاہ الٰہی میں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

مؤذن سعید چچا مرحوم

لاچپور میں ہمارے محلّہ کی مسجد ''مسجد عثمان،، جو ''نئ مسجد،، کے نام سے مشہور ہے کے مؤذن مرحوم سعید چچا کا کچھ ذکر خیر

ہے حدیث پاک میں ارشاد خیر الانام
کہ مؤذن کا ہے اسلام میں اونچا مقام
ہے مؤذن خدا کا منادی کرتا ہے فلاح کا اعلان
مؤذنی ہے عظیم منصب اور دینی کام
مرحوم تھے ہماری مسجد کے مؤذن
تھا مسجد کے پڑوس ہی میں ان کا مکان
والد اور بیٹے دونوں ہی تھے سعادت مند
دیئے طویل عرصہ مؤذنی کے فرائض انجام
زندگی بھر بلاتے رہے لوگوں کو خدا کی طرف
رمضان میں پائی وفات ہے یہ اسی کا انعام
مرحوم سے تھے خوش مسجد کے مصلی اور امام
رکھتے تھے مرحوم مسجد کی صفائی کا بڑا اہتمام
دیتے تھے اذان بڑی پیاری صبح و شام
استقامت کے ساتھ دی یہ خدمت انجام

سلام کی ہے دعا مالک کائنات سے یہی
پائے مرحوم اپنی قبر میں خوب راحت و آرام
آقا کے مبارک ہاتھوں ملے کوثر کا جام
جنت الفردوس ہو ان کا ٹھکانہ ان کا مقام

یوسف پچا کانداوالا مرحوم

مرحوم لاجپور کے دعوت وتبلیغ کے امیر تھے۔

موت سے کس کو رستگاری ہے

جانا یہاں سے سب کو باری باری ہے

کل سعید چچا دنیا سے گئے

آج امیر لاجپور کی باری ہے

کیسی قابل رشک موت آئی ہے

کہ ماہ مبارک میں وفات پائی ہے

سن کے وفات کی خبر آنکھیں بھر آئی ہے

مرحوم کی تصویر آنکھوں میں اتر آئی ہے

اہل لاجپور پہ آج پھر غم کی گھٹا چھائی ہے

دین کے داعی نے آج وفات جو پائی ہے

مرحوم نے دعوت کے کام میں زندگی کھپائی ہے

گاؤں کی ہر مسجد دیتی اس بات کی گواہی ہے

دی آپ نے دین کی خاطر جان و مال کی قربانی ہے

خوب کی زندگی بھر مرحوم نے آخرت کی کمائی ہے

زندگی مرحوم نے دیندارانہ گذاری ہے

اس لئے آئی موت بھی بڑی پیاری ہے

سلام کی ہے دعا ان کی خدمات قبول ہو

راضی مرحوم سے خدا اور خدا کا رسول ہو

احمد چچا دادی پٹیلؒ

احمد چچا دادی پٹیل نے زندگی کا بیشتر حصہ برطانیہ میں گذارا اور انتقال بھی برطانیہ ہی میں ہوا، مرحوم انگلش میڈیم اسکول لاجپور کے بانی تھے۔

(۱)

مرحوم احمد بھائی دادی پٹیل
تھے محمد چچا کے سپوت
گاؤں سے تھی ان کو خوب محبت
ہے اس بات کے دو بڑے ثبوت
ایک ہے ایم ڈی میڈیم اسکول
دوسرا رحیمیہ ہسپتال جو ہے ادبھوت
سکول سے ہوتا ہے تعلیم کا حصول
تعلیم سے ہی ہوگی نئی نسل مضبوط
اس کا کیا مرحوم نے احساس
اور رکھی ایم ڈی سکول کی بنیاد
سلام کی ہے دعا خدمات ان کی قبول ہو
جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب ہو

(۲)

ہے اہل لاجپور آج سوگوار
چل بسا ان کا محسن و غمگسار
تھے جو ایم ڈی انگلش کے معمار
اور رحیمیہ ہسپتال کے تھے خدمت گذار
ہے ایم ڈی سکول ان کی یادگار
اہل لاجپور ہے ان کے شکر گذار
رحیمیہ ہسپتال سے تھا ان کو خوب پیار
کرتے تھے اس کی خاطر وطن کا سفر باربار
تھے تاجر تھا ان کا اچھاسا کاروبار
مگر سکول اور ہسپتال کی تھی دھن سوار
کر دیا اس کی خاطر ترک اپنا کاروبار
کرے ان کی خدمت قبول پروردگار
کرکے یاد ان کی یہ سب قربانیاں
ہے ان کی رحلت پر کئی آنکھیں اشکبار
کرے ایم ڈی انگلش خوب ترقی
سلام دیتا ہے دعا دل سے یہی باربار

ہوئی نہ گاؤں سے مرحوم کی محبت کم
گرچہ وہ جابسے تھے دور سات سمندر پار
ہے غمگین ایم ڈی و رحیمیہ کے ذمہ دار
افسردہ دِکھ رہے ہیں دونوں کے درو دیوار
ان کی رحلت پر صرف اہل لاچپور ہی نہیں
شہرِ باٹلی میں بھی ہے بہت سی آنکھیں اشکبار

حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم

یادگار اسلاف،شریف النفس،خاندان صوفی (دیوان) کے عظیم سپوت ،باٹلی،ڈیوزبری کے مسلمانوں کی آن،بان،شان حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم العالیہ

طبیعت میں ہے نرمی
مزاج ہے صوفیانہ
کرتے ہیں بیاں خوب
سنتا ہے شوق سے زمانہ
کتابوں کے ہیں خوب شوقین
کرتے ہیں مطالعہ روزانہ
ہوتی ہے روزانہ کئی لوگوں سے ملاقاتیں
ملتے ہیں سب سے عاجزانہ
ہے علماء کے خوب قدردان
کرتاہے قدر ان کی اک زمانہ
کرتے ہیں لوگ خوب شرکت
ہوتی ہے جب مجلس ماہانہ

بانٹتے ہیں لوگ آپ سے اپنا درد
دیتے ہیں ان کو مشورہ دانشمندانہ
کرتے ہیں محبت اللہ والوں سے
ہے اللہ والوں کا بھی ان سے یارانہ
کی ہے دین کی خدمت خوب لگن سے
امامت میں گذارا ہے طویل زمانہ
ہے خاندان دیوان کے عظیم سپوت
دینداری میں ہے مشہور پورا گھرانہ
رہے ان کا سایہ ہم پر تادیر بعافیت
ہے یہی دعا سلام کی رب سے عاجزانہ

حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب مدظلہ

مشہور مصنف، حق گو عالم دین، فخر لاجپور حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب کتھرادا المعروف بہ بھائی میاں کا منظوم ذکر خیر

ہے پختہ استعداد کے مالک نام مرغوب ہے
کرتے سب کا ہے احترام نہیں ہوتے مرعوب ہے
ہے علم دوست علمی مشغلہ انہیں محبوب ہے
دادا تھے مفتی اعظم نام ان کا بھی مرغوب ہے
کئی کتب کے ہیں مصنف و مؤلف
تمام تصانیف عالم میں مقبول ہے
علم فقہ کا موضوع انہیں مرغوب ہے
فقہی جزئیات ہے خوب یاد حافظہ نہایت مضبوط ہے
علماء کے حلقہ میں بڑے محبوب ہے
ہے بڑے مہمان نواز مہمانی مشہور ہے
ہے حق گو حق پسند حق گوئی میں معروف ہے
برطانیہ کے علماء حقہ میں نام ان کا مشہور ہے
پورا گھرانہ دینداری و پارسائی میں معروف ہے
ہے سرنیم کتھرادا بھائی میاں سے مشہور ہے

والد تھے نیک طینت سخاوت ان کی معروف ہے

برادر خورد بھی صاف گوئی میں مشہور ہے

سلام کے ہیں موصوف بڑے محسن

ان کی عقیدت احقر کے دل میں موجود ہے

خاک وطن

اے خاک وطن ہوں گے ہم بھی تجھ میں دفن

آئیں گے ایک دن کوکھ میں تری پہن کے کفن

ہے تری کوکھ میں مرے آباؤ اجداد دفن

ہے توہی مرے آباؤ اجداد کا آخری مسکن

اٹھتے ہیں ہر سفر میں تری جانب مرے قدم

ہے تری کوکھ میں دفن مرے والد محترم

جب بھی رکھتا ہوں تری باؤنڈری میں قدم

دل ہوتا ہے نرم اور آنکھیں بھی پر نم

قبروں کو دیکھ کر جاتا ہوں سہم

ٹوٹتا ہے اپنے کچھ ہونے کا بھرم

ہوں میں بھی کچھ ٹوٹتا ہے یہ وہم

ہو جاتا ہے زباں پر جاری الٰہی ارحم ارحم

دے خدا سلام کو بھی نیک کاموں کی ہدایت

نہیں آنا ہے وہاں کام کچھ دینار و درہم

ہے مری دعا رب سے یہی ہر دم

سانسوں کی ٹوٹے لڑی جس دم

ہو اس کا مدفن جہاں ہو وہ دفن
جنت البقیع جنت المعلی یا ملے خاک وطن

قاری عبدالحق صوفیؒ

چل بسے جہاں سے استاذ محترم
ہو ان پہ خدا کا خاص کرم
تھی طبیعت میں نیکی اور شرافت
کی طویل عرصہ مسجد کی امامت
تھے مقتدی ان سے خوش و راضی
کرتے تھے محبت سب نمازی
تھی قراء ت بہت ہی پیاری
سن کر جھومتے تھے سارے نمازی
ہے آنکھوں سے سب کے اشک جاری
ہے دلوں پہ سب کے غم طاری
تھے بے تکلف تکلف سے تھے عاری
جو ہوتا دل میں ہو جاتا زباں پہ جاری
تھے مطالعہ کے شوقین و دلدادہ
رہتی تھی طبیعت جانب علم آمادہ
رکھتے تھے بزرگوں سے خوب عقیدت
تھا وجود آپ کا بسا غنیمت

تھے بڑی خوبیوں کے مالک
ہو راضی آپ سے خالق و مالک
ہے سلام کے لب پہ دعا یہ جاری
برستی رہے تربت پہ رحمت باری
ہو قبول آپ کی خدمات ساری
رہے فیض آپ کا آپ کے بعد بھی جاری

رفیق مکرم مفتی آصف بلبلیا لاجپوری

رفیق مکرم مفتی آصف بلبلیا میرے ہم وطن ہے، دار العلوم اشرفیہ، راندیر میں ہمارا دور طالب علمی ایک زمانہ میں رہا ہے، میں ان سے درجہ عالیت میں دو درجے آگے تھا، کچھ عرصہ بورڈنگ میں ہمارا قیام بھی ایک ہی کمرے میں رہا ہے، دار العلوم سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد گاؤں لاجپور میں انہوں نے جامعہ کی بنیاد رکھی، جہاں یہ جامعہ قائم ہے وہ زمین گاؤں لاجپور کے فیاض وسخی شخص جناب ابراہیم بن عبد الحئی وچھیات المعروف بہ بھائی لا کی وقف کردہ ہے، موصوف سے رفیق مکرم کے دوستانہ تعلقات تھے، اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے، اللہ تعالی مرحوم کی بھرپور مغفرت فرمائے، ان کی لغزشات کو حسنات سے مبدل فرمائے، یقیناً یہ جامعہ کا قیام مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

رفیق مکرم نے مختلف ملکوں کا دورہ کر کے اہل خیر حضرات کی امداد اور اپنی انتھک محنت وکوشش سے جامعہ کو ترقی کی راہ پر گامزن کئے ہوئے ہیں، فی الحال جامعہ میں ۷۵ طلباء زیر تعلیم ہیں، جامعہ کی بنیاد استاذ مکرم حضرت مولانا مفتی عارف حسن عثمانی آگروی نور اللہ مرقدہ سابق استاذ حدیث دار العلوم اشرفیہ، راندیر سے رفیق مکرم اینٹ پر دم کروا کر لائے تھے اس اینٹ سے رکھی گئی تھی۔

مدرسہ کا نام اس طرح تجویز ہوا کہ قطب برطانیہ حضرت مولانا اسماعیل واڈی لاجپوری رحمہ اللہ جن کا قیام برطانیہ کے شہر بلیک برن میں ہوتا تھا کی لاجپور تشریف

آوری ہوئی تھی، رفیق مکرم نے ان سے گزارش کی کہ حضرت! مدرسہ کا کوئی نام تجویز کردے، حضرت نے فرمایا بعد میں سوچ کر بتاؤں گا، بعد میں بتایا کہ برطانیہ کے لنکاسٹر میں ہم نے طالبات کا ادارہ قائم کیا ہے بنام ''جامعۃ الکوثر''، آپ بچوں کا مدرسہ شروع کررہے ہو اس کا نام بھی جامعۃ الکوثر رکھ لو، لنکاسٹر میں طالبات کا اور لاجپور میں طلباء کا مدرسہ ایک ہی نام سے ہوجائے گا، رفیق مکرم نے حضرتؒ کا تجویز کردہ نام رکھا، بنیاد رکھنے والوں میں لاجپور کی مشہور شخصیت الحاج اسماعیل بن مولانا مرغوب احمد کتھرادا (بھائی میاں) بھی موجود تھے، اللہ تعالی رفیق مکرم کی تمام دینی خدمات کو (ان کی خدمات کا دائرہ وسیع ہے) قبول فرمائے، اور آگے بھی خیر کا خوب کام لے، آپ کے قائم کردہ گلشن علمی کو دن دونی رات چوگنی ترقی سے مالا مال فرمائے۔

ہے لاجپور میں قائم جامعۃ الکوثر
کرتے ہیں بچے قرآن از بر
ہے ارشاد سید خیر البشر
جو ہے ہر شک و شبہ سے بالا تر
جو قرآن کا علم سیکھے یا سکھائے
ہے وہ سب سے افضل و بہتر
ہے مدارس دین و ایمان کا مرکز و محور

ہے اسی کی ایک شاخ جامعۃ الکوثر
ہے اس کے بانی رفیق مکرم مفتی آصف
ہے سلام ان سے بچپن سے واقف
ہے علم ان کا خوب پختہ و راسخ
دار العلوم اشرفیہ سے ہے وہ فارغ
خدا گلشن آصف کو لہلہاتا رکھے
اس چمن کو ہمیشہ جگمگاتا رکھے
نہ لگے اسے کسی کی بھی کوئی نظر
تا قیامت رہے جاری علمی سفر
سرزمین لاچپور رہا علم کی پہچان ہے
ہو رہی پھر سے تازہ اصل پہچان ہے
رہا اس سر زمین کو علم سے لگاؤ ہے
اس کا رہا علم کی طرف جھکاؤ ہے
رفیق مکرم قابل صد مبارکباد ہے
رکھی انہوں نے جامعہ کی بنیاد ہے
ہو گئی تازہ پھر سے پرانی روایات ہے
دیکھ کر جامعہ کو ہوتا دل خوش و شاد ہے

حضرت مفتی محمد طاہر واڈی (صوفی) لاجپوری دامت برکاتہم

آبائی وطن لاجپور ہے، برطانیہ میں ”بلیک برن“ شہر میں مقیم ہے، دارالعلوم بری اور جامعۃ الکوثر لنکاسٹر میں مدرس ہے، فتاوی کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں، علم خوب مستحضر ہے، لقب بچپن سے صوفی ہے، مزاج میں خاموشی ہے، بڑے باپ کی بڑی اولاد ہے، دارالعلوم بری سے فارغ التحصیل ہے، بندہ بھی وقتاً فوقتاً ان سے علمی استفادہ کرتا رہتا ہے، اللہ تعالی آپ کی تمام دینی خدمات قبول و منظور فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر بعافیت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

اسم ان کا مفتی طاہر ہے
جیسا باطن ہے ویسا ظاہر ہے
کرتے ہیں خدمت فتاوی
اس لائن میں خوب ماہر ہے
جب بھی پوچھے علمی سوالات ہے
دیئے اس کے بہترین جوابات ہے
طبیعت میں نیکی اور شرافت ہے
خدا نے عطا کر رکھی خوب ذکاوت ہے
بچپن سے صوفی ان کا لقب ہے
رہتی ہمیشہ علم کی حرص و طلب ہے

فاضل دار العلوم بری سے ہے

جو قائم نصف صدی سے ہے

دینی علوم سے واقف تمام برادران ہے

علم کی دولت سے مالامال پورا خاندان ہے

ہو عمر میں آپ کی خوب برکت

کرتا رہے قلم آپ کا حرکت

ہے سلام کی دعا اور دلی چاہت

خدا عطا کرے سدا ان کو سکون و راحت

جیت کی بدھائی

گاؤں میں فرحت و خوشی کی لہر آئی ہے

بھائی ......نے الیکشن میں جیت جو پائی ہے

ساتھیوں کی محنت رنگ لائی ہے

بنا بریں الیکشن میں جیت ہاتھ آئی ہے

سب کو ان میں امید کی ایک کرن نظر آئی ہے

اس لئے ان پر ووٹوں کی بارش برسائی ہے

لاچپور کی تاریخ نے لی نئی انگڑائی ہے

طویل عرصہ بعد جو جیت پائی ہے

یہ جیت ہر چہرے پر خوشی لے آئی ہے

سلام کی طرف سے سب کو جیت کی بدھائی ہے

آپ بتائیں آپ کے لب پہ کیا دعا آئی ہے

خدا ان سے خوب کام لے مرے لب پہ یہ دعا آئی ہے

حافظ یوسف پٹیلؒ

تھے مکتب کے استاذ اول

آتے تھے مدرسہ میں سب سے اول

مدرسہ کا وقت ہو جانے پر بجاتے تھے بیل

تاکہ بچوں کے مدرسہ آنے میں ہو نہ جائے دیر

تھا چہرہ خوب نورانی و پر نور

فضولیات سے رہتے تھے کوسوں دور

تھی مزاج میں عاجزی و انکساری

جس سے ہوتی ہے راضی کبریائی

صف اول کے تھے نمازی

خدا کی رضا میں تھے رہتے راضی

تھے طبیعت کے بڑے نرم مزاج

بڑے باحیا اور شرم مزاج

تدریس میں کرتے تھے پٹائی سے پرہیز

اسی طرز پر پہنچایا طویل عرصہ دینی فیض

تھا تدریس کا پیارا اور نرالا انداز

چھوٹی موٹی کوتاہی کو کرتے تھے نظر انداز

دی طویل عرصہ دینی خدمت انجام
خدا عطا کرے جنت الفردوس میں اعلی مقام
طالب کرتے ہیں آج بھی ان کو یاد
کہتے ہیں استاذ تھے ہمارے بڑے مایہ ناز
سلام نے پڑھی ہے مرحوم سے اب ت کی تختی
بڑی شفقت سے پڑھایا نہیں کی بالکل بھی سختی

صفحہ نمبر ٨٤ سے لیکر صفحہ نمبر ٨٨ تک میر انھیال جو کفلیتہ ہے اس کا ذکر ہے،اول میرے مکتب کے دو استاذ مرحوم کا ذکر خیر ہے۔

استاذ ثانی

تھے مرے مکتب کے استاذ ثانی

جا چکے ہیں چھوڑ کر جہان فانی

کی طویل عرصہ خدمت قرآنی

خدا قبر کو ان کی کرے نورانی

تھے حافظ قرآن و عالم ربانی

چھلکتا تھا پیشانی سے نور ایمانی

بچپن میں آپ سے ہی تھا سیکھا

پڑھنا قرآن کو ترتیل قرآنی

بنایا بیٹوں کو بھی حافظ قرآن

زبان پہ رہتا تھا جاری ذکر سبحانی

سنتے تھے طالب کی بات بغور

نہ تھی مزاج میں من مانی

کرتے تھے ہر سال مسنون اعتکاف

تاکہ کر سکے خوب تلاوت قرآنی

چائے کے تھے عاشق اور دلدادہ

طبیعت رہتی تھی اس کے لئے آمادہ

اتہاس میں کرلیا اپنے گاؤں کا نام رقم

حکومت وقت نے جب نمک پر ناجائز ٹیکس لگایا تو مہاتما گاندھی جی نے اس کے ورودھ میں احمد آباد سے اپنے ۷۸ ساتھیوں کے ساتھ دانڈی کوچ کیا تھا۔

دوران سفر آپ کا گذر گاؤں کفلیتہ سے ہورہا تھا، وہاں آپ کچھ دیر رکے تھے اور چھوٹا سا بھاشن بھی دیا تھا، گاؤں کفلیتہ کے بزرگوں نے آپ کی خدمت میں اس آندولن کے لئے ۱۳۷ روپیہ کا دان (چندہ) دیا تھا، یہ تاریخ تھی ۳ اپریل 1930ء

حکومت کے دماغ میں جب آئی موج
تو گاندھی جی کے ذہن میں آئی ایک سوچ
چل نکلے احمد آباد سے لے کر ایک فوج
نام دیا گیا اس آندولن کو دانڈی کوچ
تھی گاندھی جی کے ساتھ ۷۸ آدمیوں کی فوج
کر دیا اس نے حکومت کے قانون کو مفلوج
گاندھی جی کی راہ میں آیا گاؤں کفلیتہ
جب وہ کر رہے تھے احمد آباد سے دانڈی کوچ
کفلیتہ کے بزرگوں نے کیا استقبال نہایت پر جوش
دیا گاندھی جی کو دان تھا جذبہ ان کا بڑا پر جوش

قبول کیا گاندھی جی نے ہدیہ پرخلوص
اور کرگئے منزل کی طرف کوچ

اس آندولن نے لیا حکومت کے غرور کونوچ
کامیاب رہا گاندھی جی کا دورہ دانڈی کوچ

بزرگوں نے گاندھی جی کو دے کر رقم
اتہاس میں کرلیا اپنے گاؤں کا نام رقم

چمکتا رہے گا روز روشن کی طرح یہ بلیدان
لوگ یاد کرتے رہیں گے بزرگوں کا یہ دان

سلام کرتا ہے پیش ان بزرگوں کی خدمت میں سلام
تھا ان کا یہ عمل پرخلوص، نہیں ہے اس میں کوئی کلام

صفحہ نمبر ۸۹ سے لیکر صفحہ نمبر ۱۴۴ تک لندن میں میری آمد سے لیکر یہ تحریر لکھ رہا ہوں وہاں تک کچھ خاص اہم واقعات، جگہیں اور شخصیات کا تذکرہ ہے۔

لندن کی زندگی لوگوں کو پرسکون لگتی ہے
مگر یہ اتنی بھی پرسکون نہیں ہے جتنی کہ لگتی ہے

سلام لندن میں ایک عرصہ سے آباد ہیں ہم
اس کا یہ مطلب نہیں کہ غم سے بھی آزاد ہیں ہم

سلام قسمت لے آئی برطانیہ آ گئے ہم
اب ایک عرصہ سے یہیں آباد ہے ہم

سلام پردیس کی زندگی کچھ سکھ تو دیتی ہے
پر شروع میں امتحان بھی بہت سخت لیتی ہے

انڈیا سے مسجد قبا، لندن تک کے سفر کی مختصر داستان

احقر انڈیا سے ۲۱ مارچ ۲۰۰۳ء کو اپنے گاؤں لاجپور سے برطانیہ آنے کے لئے نکلا تھا، لاجپور سے بمبئی کے مشہور ہوائی اڈے پہنچا، وہاں سے وقت مقررہ پر singapore air line میں سوار ہوا، ہوائی جہاز نے مقررہ وقت پر اپنی اڑان بھری، چند گھنٹوں بعد میں برطانیہ کے مشہور شہر مانچسٹر ائیر پورٹ پر اترا، air port پر میرے بڑے ابا جناب عبدالحیٔ بن احمد مارویاؒ (مالویا) اور جناب یوسف چچا باٹن مرحوم کے ساتھ میرا انتظار کر رہے تھے۔

دونوں حضرات مجھے receve کرنے کے لئے preston سے بذریعۂ کار پہنچے تھے، دونوں اب اس دنیا میں نہیں ہے اللہ تعالی کو پیارے ہو چکے ہیں اللہ تعالی دونوں کی بھرپور مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام سے نوازے، آمین

بندہ جب انڈیا سے برطانیہ کے لئے چلا تو اللہ تعالی کا خصوصی کرم یہ ہوا کہ مجھے ساتھ مل گیا میرے بہنوئی محمد بن اسماعیل بلبلیا لاجپوری کے بڑے بھائی جناب عبدالرحمٰن بھائی بلبلیا کا جو ایک طویل عرصہ سے برطانیہ کے مقام باٹلی میں مقیم تھے، ہم دونوں ساتھ ہی لاجپور سے بمبئی کے لئے روانہ ہوئے اور ایک ہی پرواز میں مسافری بھی کی، جب ہم بمبئی پہنچے تو ہوائی اڈے کے ایک ملازم نے بلاوجہ مجھے پریشان کرنا شروع کر دیا یہ اس دور میں ایک عام بات تھی، عبدالرحمٰن بھائی چونکہ اس

سے پہلے سفر کر چکے تھے اس لئے وہ اس کا منشاء سمجھ گئے کہ یہ بلاوجہ پریشان کیوں کرر رہا ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے جیب خاص سے برطانیہ کی کرنسی پچاس (۵۰) پاؤنڈ اس کے ہاتھ میں تھما دیئے اس پر اس کا دماغ اور ہمارا راستہ دونوں clear ہوا بعد کا سفر بحمداللہ بآسانی طے ہوا، عبدالرحمٰن بھائی کو مانچسٹر ہوائی اڈے پر receve کرنے پہنچے تھے میرے ہم وطن یوسف بھائی صالح جی اور شاہد سلیمان چچا گارڈا یہ دونوں حضرات باٹلی سے پہنچے تھے، ہوائی اڈے پر ان سے بھی ملاقات اور علیک سلیک ہوئی، ہم جس پرواز میں سفر کر کے آئے تھے یعنی سنگا پور ایئر لائن یہ اس کی انڈیا سے مانچسٹر کے لئے ڈائریکٹ آخری پرواز تھی، اس کے بعد بھی انڈیا سے برطانیہ کے لئے سنگاہور ائیر لائن کی پروازیں جاری رہی مگر وہ تھی انڈیا سے ہیتھرو ایئر پورٹ کے لئے، انڈیا سے مانچسٹر کے لئے direct فلائٹ کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔

میرے خسر اور اہلیہ محترمہ بھی مانچسٹر ایئر پورٹ پر پہنچ چکے تھے اور بولٹن سے میرے چچا سسر مولانا فضل حق صاحب بھی ایئر پورٹ پہنچے تھے سب سے ملاقات ہوئی، پھر میں اہلیہ اور بڑے ابا کے ساتھ ان کے مکان پر پریسٹن پہنچا، وہاں میری دو چچا زاد بہنیں جو پریسٹن ہی میں مقیم ہیں وہ بھی موجود تھیں، ہمارے کھانے کا انتظام انہوں نے ہی کیا تھا۔

بڑے ابا جس کو ہم motabaji کہہ کر پکارتے تھے ان کے اور بڑی امی

motima کے بندے پر کافی احسانات ہیں آج مزید ایک احسان یہ کیا کہ اپنے گھر اور دل دونوں کے دروازے میرے اور گھر والی کے لئے کھول دیئے تھے دونوں نے ہمارا خوب آؤ بھگت wellcome کیا ،تھوڑی دیر بعد بڑے ابا مجھے اپنے ساتھ لے کر ان کے مکان کے فرسٹ فلور پر پہنچے اور ان کے مکان میں جو سب سے بڑا کمرہ تھا اس کا دروازہ خود اپنے ہاتھ سے کھولتے ہوئے یوں گویا ہوئے کہ آج سے یہ تیرا اور میری بیٹی فاطمہ کا کمرہ ہے تم جب تک چاہو یہاں بغیر کوئی کرایہ دیئے رہ سکتے ہو۔

نیز فرمایا کہ میری چاہت ہے کہ چونکہ ہماری کوئی اولاد نہیں ہے آج سے تم دونوں ہی میری اولاد ہو تم یہیں پر رہو، نیز فرمایا کہ عبد السلام تو یہیں پر (پریسٹن) میں کوئی کام ڈھونڈ لے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں اس وقت تو خاموش رہا بعد میں مناسب وقت دیکھ کر بڑے ابا سے عرض کیا کہ آپ کی چاہت کی میں قدر کرتا ہوں مگر میری خواہش یہ ہے کہ میں کسی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دوں اور ساتھ بچوں کو مکتب یا درجۂ حفظ کی تعلیم دوں میں کوئی اور کام کرنا نہیں چاہتا۔

بڑے ابا نے بڑے غور سے میری بات کو سنا اور پھر اپنے طور پر پریسٹن کی کچھ مساجد میں کوشش بھی کی کہ مجھے امامت کی خدمت کا موقع ملے مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا چنانچہ وہ ظاہری کوشش جب بار آور نہیں ہوئی تو بڑے ابا خود مجھ سے

کہنے لگے کہ چل تیرے لئے پریسٹن سے باہر کسی مسجد کے لئے کوشش کرتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے ایک دوست جناب عبدالحمید بھائی مرحوم جن کی رہائش بولٹن میں تھی ان کو فون ملایا اور کہا کہ میرا بھتیجا عالم دین ہے انڈیا سے آیا ہے اس کے لئے کسی مسجد میں امامت اور مدرسہ پڑھانے کے لئے کوئی جگہ ہو تو ذہن میں رکھنا۔

بڑے ابا کی یہ محنت رنگ لائی اور کچھ دنوں بعد بولٹن سے عبدالحمید چچا کا فون آیا کہ لندن میں میرے ایک جاننے والے ہیں یعقوب بھائی میمی میں نے ان سے تمہارے بھتیجے کے لئے بات کی تھی، ان کا فون آیا تھا کہ لندن میں ایک جگہ ہے ایسٹ ہام Eastham وہاں پر دو مساجد میں نائب امام کی ضرورت ہے ایک مسجد کا نام ہے مسجد توحید، اور دوسری مسجد کا نام ہے مرکز الدعوۃ والارشاد جو ولی آدم مسجد کے نام سے مشہور ہے اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے دونوں مسجد کے ذمہ داران کے فون نمبر دیئے، بڑے ابا نے خود دونوں جگہ کے ذمہ داروں سے بات کی دونوں جگہ قریب قریب ہی میں تھی، اس میں سے مرکز الدعوۃ یعنی ولی آدم مسجد کے ذمہ داروں نے مجھے لندن طلب کیا اور جمعہ سے پہلے مجھ سے تقریر کرنے کو کہا گیا نیز خطبہ، نماز کا معاملہ بھی میرے ہی سپرد رہا، اللہ تعالیٰ کے فضل سے منصب امامت کے لئے میرا تقرر ہو گیا اور ساتھ میں درجہ حفظ کی ذمہ داری بھی میرے سپرد کی گئی۔

اس موقع پر میں حضرت مولانا منور صاحب سورتی دامت برکاتہم العالیہ

جن کو اللہ تعالی نے بہت سے کمالات اور خوبیوں سے نوازا ہے موصوف رشتہ میں گھر والی کے پھوپھا لگتے ہیں اور ایک طویل عرصہ سے بالہم ہائی روڈ کی مسجد میں امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں وہ خاص طور سے اس بیٹھک میں تشریف لائے تھے جس میں مسجد کے ذمہ داروں سے میری امامت کے تعلق سے بات چیت ہونی تھی۔

خیر، ان کی کوشش سے سب معاملات اچھی طرح طے پا گئے، ان کے ساتھ اس بیٹھک میں حضرت مولانا فاروق پٹیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ جو انڈیا میں اکلیرا سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی موجود تھے اور میرے امامت کے تقرر میں ان کا بھی اہم کردار رہا ہے اللہ تعالی ہر دو حضرات کو اپنی شایان شان جزاء خیر عطا فرمائے۔

مسجد والوں نے رہائش کے لئے مجھے مسجد کے اوپر کا ایک کمرہ دے دیا، کچھ وقت میں اکیلا ہی وہاں رہا اور پھر فیملی کو بھی لندن بلا لیا فیملی کے آنے کے بعد کچھ دن ہماری رہائش جناب رشید بھائی بھامجی (خیر گامی) کے مکان پر رہی اور پھر اپٹن لین مسجد کے قریب جناب اسماعیل چچا مالجی کی والدہ کا مکان جو dunbar road پر واقع ہے وہاں رہنا ہوا، چھ مہینے تک میں نے اس مسجد میں امامت و مدرسی کے فرائض انجام دیئے اس میں مجھے دونوں بھائی جن سے میری قریبی رشتہ داری بھی ہے یعنی ناصر بھائی بھامجی اور رشید بھائی بھامجی اور ان کی فیملی کا

بھرپور سپوٹ رہا اللہ تعالی انہیں اوران کی فیملی کو دارین میں اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے ،آمین

تقریبا چھ مہینہ ولی آدم مسجد سے میرا جڑا ؤ رہا، رمضان المبارک کی آمد آمد تھی رمضان المبارک کے دودن قبل ہی ہماری یہ مسجد ،مسجد قبا، لندن میں میری امامت کا سفر شروع ہوا تاریخ تھی ۲۸ا کتوبر ۲۰۰۳ء میری یہاں آمد کا سبب بنے

(ا) مولانا انور پٹیل صاحب ترکیسری دامت برکاتہم العالیہ اور جناب اسماعیل بھائی پانڈور بحمد اللہ تب سے اب تک کا سفر بڑا ہی خوشگوار اور اپنائیت بھرا رہا ہے، مسجد کے تمام مصلیوں سے بہت پیار اور اپنائیت ملی ہے، اللہ تعالی تمام کو اس محبت وخلوص کا دارین میں بہتر صلہ عطا فرمائے ۔

مسجد قبا سے جب سے جڑا ؤ رہا ہے
ملتا مصلیوں سے خوب پیار رہا ہے

اب تک کا یہ سفر بڑا یادگار رہا ہے
خدا بھی مجھ پر خوب مہربان رہا ہے

مسجد کے زیادہ تر مصلی کا تعلق انڈیا کے ہمارے صوبہ گجرات سے ہی ہے اور اس میں بھی اکثریت ہمارے ضلع سورت کے حضرات کی ہے چونکہ لندن میں یہ مسجد واقع ہے اور لندن میں دنیا کے مختلف مسلم مما لک سے آئے لوگ آباد ہیں اس

وجہ سے پاکستان، بنگلہ دیش، ترکیہ، مراکش، الجیریا، برما اور دیگر کچھ اور ممالک کے مصلی بھی آکر نماز پڑھتے ہیں، برطانیہ کی یہ مختصر کارگذاری تھی جو آپ سے بندے نے ساجھا کی۔

یہ کڑوا گھونٹ بھی ہنستے ہوئے پی آئے

کتنے بے بس تھے یہ کڑوا گھونٹ بھی ہنستے ہوئے پی آئے

اپنوں کو دے سکے کچھ خوشی اس خاطر اپنوں کو ہی چھوڑ آئے

بے بسی تو دیکھئے بوڑھی ماں کو بھی تنہا چھوڑ آئے

اپنوں کو دے سکے کچھ خوشی اس خاطر اپنوں کو ہی چھوڑ آئے

جن کے بنا کوئی دن نہیں گذرتا تھا ان یاروں کو بھی چھوڑ آئے

اپنوں کو دے سکے کچھ خوشی اس خاطر یاروں کو بھی چھوڑ آئے

اپنی بستی میں ہی گذرے گی حیات اس خواہش کو بھی چھوڑ آئے

اپنوں کو دے سکے کچھ خوشی اس خاطر وطن کو ہی چھوڑ آئے

سلام کتنے بے بس تھے ہم یہ کڑوا گھونٹ بھی ہنستے ہوئے پی آئے

اپنوں کو دے سکے کچھ خوشی اس خاطر اپنوں کو ہی چھوڑ آئے

راس ہمیں بھی یہاں کے موسم آگئے

چھوڑا دیس اور پردیس آگئے
ہم نئے لوگوں کے بیچ آگئے
آکر سوچنے لگے یہ ہم کہاں آگئے
یہ سوچ آنکھوں میں آنسوں بھی آگئے
غم کے بادل سر پہ چھا گئے
سوچتے تھے کہ یہ ہم کہاں آگئے
دیکھا بیٹھے کچھ یاروں کو ایک ساتھ
تو یاد ہمیں بھی اپنے دوست آگئے
پھر گذرا کچھ اور وقت یہاں سلام
تو راس ہمیں بھی یہاں کے موسم آگئے

پرانے بزرگ خوب آخرت کا سامان کر گئے

(۱)

مسجد قبا، اسٹامفورڈ ہل، لندن کے وہ محسنین جو اللہ تعالی کو پیارے ہو چکے ان کی یاد میں

پرانے بزرگ خوب آخرت کا سامان کر گئے
خود تکلیف برداشت کی ہم پر احسان کر گئے
جہاں مسجد کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا
وہاں قائم اللہ کا گھر یعنی ہدایت کا سامان کر گئے
ظلمت کدہ میں خود اپنے ایمان کی بھی حفاظت کی
اور نہ جانے کتنوں کے ایمان کی حفاظت کا سامان کر گئے
ہے وہ ہمارے محسن ہم ہیں ان کے شکرگزار
وہ ہمارے بچوں کے لئے دینی تعلیم کا سامان کر گئے

ظلمت کدہ میں وہ خوب دینی اجالا کر گئے
اپنی اندھیری قبر کے لئے روشن چراغاں کر گئے
انہوں نے ایک چراغ روشن کیا تھا
پھر اس سے کئی اور چراغ روشن ہو گئے

خود ایمان و اعمال والی زندگی گزاری

اوروقت مقررہ پر جاکر قبر میں اپنی سوگئے

آئی ہے آج شدت سے ان کی یاد

یاد میں ان کی ایک دم سے کھوگئے

ہےسلام کی دعا قبول ان کی سب خدمات ہوں

جنت الفردوس میں بلند ان کے درجات ہوں

یہ سب پود ان ہی کی لگائی ہوئی ہیں

(۲

تھے وہ بڑے خوش نصیب خدا کا گھر جو بنا گئے

اور اپنی خون پسینے کی کمائی مسجد کے لئے لگا گئے

آ کر یہاں انہوں نے بیشک دنیا بھی کمائی

مگر آخرت کی فکر بھی تھی دل میں ان کے سمائی

آئے تھے جب وہ اس ملک میں یہاں مسجدیں نہیں تھی

قال اللہ و قال الرسول سے گونجتی محفلیں نہیں تھی

حلال گوشت کی دوکانیں نہیں تھی

مسجد میں گونجتی اذانیں نہیں تھیں

آج جو یہ دینی بہاریں نظر آرہی ہیں

یہ سب پود ان ہی کی لگائی ہوئی ہیں

کر گئے وہ حضرات خوب دینی حرکات

نظر آرہے ہیں سلام آج اس کے برکات

نام ہے مسجد قبا جو ہے مسجد ہماری

نام ہے مسجد قبا جو ہے مسجد ہماری
پڑھتے ہیں اس میں ہم نمازیں ساری
ہے ہمارے بزرگوں کے ایماں کی یہ نشانی
حاضر ہوتے رہے ہیں یہاں سعید و جمالی
ہے اس سے وابستہ بہت سی یادیں ہماری
اسماعیل واشرف نے کی ہے یہاں خدمت خوب ساری
سلام اس سے ہے قائم پہچان ہماری
رہے یہ قائم تا قیامت یہ دعا ہے ہماری
نام ہے مسجد قبا جو ہے مسجد ہماری
پڑھتے ہیں اس میں ہم نمازیں ساری

مسجد ہماری اسلام کی علامت ہے

مسجد قبا مسجد ہماری اسلام کی علامت ہے
اس میں عبادت سے ملتی ہمیں ایمانی حلاوت ہے
سیکھتے ہیں اس میں بچے توحید کے اسباق
جس سے بحمد اللہ ایمان ان کا سلامت ہے
نمازی جا کر اس میں کرتے اللہ کی عبادت ہے
جن کو مل جائے حاضری کی توفیق بڑی سعادت ہے
مسجد میں جا کر پاتے دل میں خوب فرحت ہے
خدا کی ہوتی حاصل خوب نصرت ہے
مسجد قبا مسجد ہماری اسلام کی علامت ہے
جا کر کرتے نمازی اس میں قرآن کی تلاوت ہے
مسجد میں چاہئے بچنا جھگڑا اور بحث و تکرار سے
یہ دل میں مسجد کے احترام کے نہ ہونے کی علامت ہے
ہے جب تک مسجد آباد تو سمجھئے کہ ایمان ہمارا سلامت ہے
مسجد ہے ہدایت کا مرکز، ملتی وہاں سے نیک ہدایت ہے

امام مسجد ہے رسول اللہ کا نائب

امام مسجد کے مقام کو سمجھو

اسے ہرگز حقیر اور کمتر نہ سمجھو

ہے یہ ایک عظیم دینی منصب

اس منصب کی اہمیت کو سمجھو

امام مسجد ہے رسول اللہ کا نائب

ہو گیا ہے ذہنوں سے یہ تصور ہی غائب

ہم پڑھتے ہیں جن کے پیچھے نماز پنجگانہ

ہو برتاؤ ان سے ہمارا مشفقانہ، عادلانہ

ہوتے ہیں ان کے بھی ماں باپ، بیوی، بچے

کرنے ہوتے ہیں برداشت ان کے بھی خرچے

ہماری سوسائٹی میں ہوتے ہیں

امام کی ذات کو لیکر تو خوب چرچے

مگر ہوتی ہے چپی جب ہوتے ہیں

ان کی تنخواہ پر بھولے سے بھی چرچے

ہو ان کا بھی ذاتی مکان ان کے بھی ہوتے ہیں سپنے

ہوتے ہیں ان کے بھی وہی جذبات جو ہوتے ہیں سب کے

کیجئے ان کی ضرورت پوری کرنے کی نیت
پھر دیکھئے کیسے ہوتی ہے نیت میں برکت

ہے یہی التجا امام کے مقام کو سمجھو
اسے کبھی بھی حقیر اور کمتر نہ سمجھو

نہ بن جانا مسجد کے جمعدار

ہو اگر کسی مسجد کے ذمہ دار

کرو اس پر ادا شکر پروردگار

مسجد ہے خدا تعالی کا دربار

کرو اچھی طرح اس کا کاربھار

بن کے رہنا ہمیشہ مسجد کے ذمہ دار

نہ بن جانا بھولے سے بھی جمعدار

سمجھو اپنے آپ کو ہمیشہ مسجد

اور مصلیان مسجد کا خدمت گذار

ہوگا ایسا جذبہ تو ہوں گے لوگ بھی خوش

اور ہوگا راضی ہم سے پروردگار

ہو ایسی شرائط سے پرہیز جو ہو شان امامت کے خلاف

کرو امام کی دل سے عزت، وہ ہے اس کا حقدار

نہ کرو کبھی خلاف شرع کاموں پر اصرار

رہو بن کے حق اور سچ کے علمبردار

سمجھو امام کو قوم کا پیشوا اور رہبر

ہے وہ علمی اعتبار سے ہم میں بہتر

نہ کرو امام مسجد کی بے احترامی
اور سمجھو نہ کبھی اسے کمتر

دو اسے اتنا حق الخدمت
کہ ہو سکے بآسانی گذر بسر

اس کی بھی ہے فیملی اور بال بچے
مہنگائی کا پڑتا ہے اس کے جیب پہ بھی اثر

مگر ذمہ داران مساجد کا ہے یہ حال
کرتے ہیں وہ نظر انداز اس بات کو اکثر

ہو جائے کبھی کوئی ان سے بھول چوک
کرو درگذر، وہ بھی ہے آخر بشر

عیبوں اور غلطیوں سے پاک
ہوتا ہے صرف نبی و پیمبر

مقصد صرف کوتاہی پر توجہ دلانا ہے
نہ کسی پر طعن و تشنیع، نہ کسی کو نیچا دکھانا ہے

یہ اسلامی مزاج نہیں

بنو دوسروں میں کمالات اور خوبیاں دیکھنے والے

دوسروں میں کمیاں تلاش کرنا اسلامی مزاج نہیں

ہمیشہ پیش نظر اپنی کوتاہیاں، کمیاں رکھو

ہے یہ مشکل کام چونکہ یہ انسانی مزاج نہیں

کوشش و محنت سے ہو جاتا ہے ہر کام آسان

اس لئے ناامید نہ ہو، ناامیدی ایمانی مزاج نہیں

وہ قیمتی ہی نہیں نہایت بیش قیمت شخص تھے
ہو رہا ہے یہ احساس ان کے چلے جانے کے بعد

خوش ان سے ہماری بستی کا ہر ایک فرد تھا
وہ شمع انجمن تھے، ہر کوئی ان کا پروانہ تھا

جب وہ آئے تو چمن میں بہار آئی
جب وہ گئے تو ہر پھول مرجھا گئے

آپ کے آنے سے خوش ہر مسلم نا شاد ہے
سب کی زباں پر چشم ما روشن دل ماشاد ہے

تھے مفتی سعید احمد حق گو حق پسند

تھے مفتی سعید احمد حق گو حق پسند
کرتے تھے بات حق چاہے لگتی کسی کو ناپسند
علمی آدمی تھے کرتے تھے علمی کاموں کو پسند
فضولیات سے بچتے تھے کرتے تھے اس کو ناپسند
سدا لکھنے پڑھنے کا رکھتے تھے مشغلہ
وقت کی ناقدری کو کرتے تھے ناپسند
دیکھتے کسی فاضل کو دینی کاموں سے دور
ٹوکتے تھے اس کو برملا کرتے تھے ناپسند
رسم ورواج سے رہتے تھے خود بھی دور
کرتے تھے رسم ورواج کو ناپسند
کرتے تھے حق بات کا اظہار برملا
روک ٹوک میں دیری تھی ناپسند
تعزیتی اجلاس سے رہنے لگے تھے دور
کرتے تھے اس کے انعقاد کو ناپسند
خوشامد اور چاپلوسی سے تھی دوری
خوشامد اور چاپلوسی کو کرتے تھے ناپسند

تدریس میں مختصر تقریر کو کرتے تھے پسند
طویل تقریر سے تھا پرہیز، کرتے تھے ناپسند

رمضان میں تلاوت قرآن کرتے تھے پسند
دیگر کاموں کو کرتے تھے رمضان میں ناپسند

کسی کا کام آتا پسند تو کرتے تھے تعریف
مگر تعریف میں مبالغہ کرتے تھے ناپسند

رہتے تھے بے تکلف، بے تکلفی تھی پسند
تکلف سے تھی دوری، تکلف تھا ناپسند

تھے مقلد کرتے تھے تقلید کو. پسند
عدم تقلید کو کرتے تھے ناپسند

کرتے تھے حق کی حمایت حق بات تھی پسند
حق ہی بولتے تھے چاہے لگے کسی کو ناپسند

گفتگو کرتے تھے بادلیل اور صاف ستھری
کمزور اور بے صفحہ کی بات تھی ناپسند

کرتے رہے تاحیات حق کا پرچم بلند
خدا کرے ان کے درجات خوب بلند

سلام کی یہ دعا کر الٰہی اپنے فضل سے قبول
تو ہے بڑا کریم ورحیم مانگنے کو کرتا ہے پسند

آمد سے ان کے آجاتی تھی باغ و بہار

مسجد قبا سے ایک طویل عرصہ سے ہے جڑاؤ

لگا ہے اس سے دل ایسا گویا ہے ایک پریوار

اب تک ملی ہے نمازیوں سے خوب محبت

ہے بندہ اس پر ان کا تہہ دل سے شکر گذار

مسجد قبا میں لاتے رہے تشریف

آمد سے ان کے آجاتی تھی باغ و بہار

رمضان میں لگتا تھا علمی حلقہ

ہوتی تھی مجالس بڑی پر بہار

کرتے تھے احباب کو نصیحت لیل و نہار

کرے ان کی مغفرت مشفق پروردگار

آئے گا جب جب بھی ماہ رمضان

یاد آتے رہیں گے حضرت ہمیں بار بار

نجی مجلس بھی ہوتی تھی بڑی خوشگوار

یاد آتی ہے آپ سے سنی باتیں آج بھی بار بار

گذرے ہیں جو بھی لمحات آپ کی معیت میں

وہ لمحے ہیں میری زندگی کے بڑے یادگار

رہتا تھا سدا چہرے پہ ان کے سکون ووقار

تھے حق گو، کرتے تھے کھل کر حق کا اظہار

جب بھی ہوتی مسجد میں حضرت کی آمد

دیتے تھے مسجد قبا کو اپنا دوسرا گھر قرار

جیسے ہی ہوتی حضرت کی زیارت

ہوتا یہی احساس کہ چشم ماروشن ودل ماشاد

تھے مرحوم علم وعلماء کے خوب قدردان

کرتے تھے علم دین پر جان اپنی نثار

تھے دیوبند کے علمی سفیر اور علمبردار

دیوبند کو ہے آپ پر ناز اور خوب اعتبار

سلام کی ہے دعا ملے آخرت میں

انہیں دینی خدمت کا خوب بدل

اور مالک کائنات عطا کرے

امت مسلمہ کو ان کا نعم البدل

مفتی سعید کا رہا ہے اس میں عظیم کردار

مسجد قبا میں نظر آتی ہے جو دینی بہار
مفتی سعید کا رہا ہے اس میں اہم کردار

مسجد قبا کی نظر آتی ہے جو فضا خوشگوار
مفتی سعید کا رہا ہے اس میں اہم کردار

یاد آتے ہیں حضرت رحمہ اللہ بار بار
ہو جاتی ہے اس پر کئی بار آنکھیں بھی اشکبار

یاد آتے ہیں ان کے ساتھ گذارے لمحات
ہو جاتی ہے اس پر کئی بار آنکھیں بھی اشکبار

دیتے رہے ہمیں عقائد کی پختگی کی تعلیم
رہتا تھا بیانات میں اس پر فوکس ہر بار

بدعات سے بچنے کی دیتے تھے ہدایت
رہتا تھا بیانات میں اس پر فوکس ہر بار

تھا عشق الٰہی سے سینہ ان کا معمور
دیتے تھے عشق الٰہی کی ترغیب بار بار

تھا عشق نبوی سے بھی سینہ معمور
دیتے تھے حب نبوی کی ترغیب بار بار

ہے دعا سلام کی قبول ان کی سب خدمات ہو

جنت الفردوس میں بلند ان کے درجات ہو

کی ہوگی جو نیکی وہی آخرت میں کام آئے گی

کی ہوگی کسی سے بھلائی یہی کام آئے گی

اس زندگی کی بھی ایک دن شام آئے گی

وہاں نہ نام ونمود، نہ شہرت کام آئے گی

کی ہوگی نیکی وہی آخرت میں کام آئے گی

اٹھالو زندگی سے فائدہ، یہ نہ دوبارہ آئے گی

کی ہوگی کسی سے بھلائی وہی کام آئے گی

نہ مال ودولت، نہ شان وشوکت کام آئے گی

کی ہوگی جو نیکی وہی آخرت میں کام آئے گی

معاف کر دے اے خدا

موجودہ حالات دے رہے ہیں یہ صدا
ناراض ہے ہم سے بہت ہمارا خدا
کرو حق اللہ میں ہوئی کوتاہی سے توبہ
ذمہ ہوا گر بندوں کے حقوق کروا سے بھی ادا
سنا نہیں تھا جن بیماریوں کا نام کبھی
ہو رہی ہے ایسی بیماریاں پیدا
اے خدا تو ہی دے سکتا ہے اس سے نجات
سچے دل سے کرے ہم توبہ، تا کہ ہو راضی خدا
پوری دنیا کی زباں پر ہے کورونا، کورونا
چاہئے ہمیں اس حال میں خدا کے سامنے رونا
اس طرح اپنے گناہوں کو ہے دھونا
تا کہ دور ہو ہم سے یہ کورونا
ہے سب چیزوں کا خالق و مالک خدا
آج تک اسی نے کی ہے ہم سے دور ہر بلا
اب بھی وہی کرے گا ہمارا بھلا
بڑا رحیم ہے خدا، بڑا کریم ہے خدا

حکم ہے نماز میں ہو کندھے سے ملا کندھا

مگر اب ہے درمیان میں دو میٹر کا فاصلہ

دیکھ کر یہ منظر آنکھوں سے ہے آنسو رواں

ختم کر اب یہ فاصلہ، اے میرے خدا

سلام کی ہے بارگاہ خداوندی میں یہ صدا

جلد کر دنیا سے اس وبا کا خاتمہ

ہم سب ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں

مسجد کے جتنے بھی خدمت گذار ہیں

ہم سب ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں

پہنچی ہو جانے انجانے میں مصلیوں سے تکلیف

تو کر دیجئے گا معاف، ہم معافی کے خواستگار ہیں

مصلیوں کو گر پہنچی ہوں ان خدام سے کوئی تکلیف

تو کر دے ان کو معاف، ایسے بندے پہ آتا خدا کو پیار ہے

سودا کیجئے نفع ہوگا

بھلا کیجئے بھلا ہوگا

سودا کیجئے نفع ہوگا

کوئی دیکھے نہ دیکھے

خدا تو دیکھتا ہوگا

یہ اصول گر اپنا ہوگا

خدا بھی ہم پہ مہربان ہوگا

نفس کی ہر ایک بات مانا نہ کرو

آج کا کام کل پر ٹالا نہ کرو
نفس کی ہر بات مانا نہ کرو

کل کرے سو آج کر، آج کرے سواب
بزرگوں کا یہ ارشاد بھلایا نہ کرو

کارِ خیر کا لگے جو بھی موقع ہاتھ
اس سے دور کبھی بھاگا نہ کرو

خیال نیکی آئے تو اس کی قدر کرو
سلام ہرگز ایسا موقع گنوایا نہ کرو

سلام ہے ایسے حوصلے اور جذبے کو

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر

خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر (حالی مرحوم)

ہیں لوگ دنیا میں وہی اچھے

آتے ہیں جو کام دوسروں کے (علامہ اقبالؒ)

کووڈ ۱۹ کی وبا نے جب ہر جگہ کی طرح ہمارے علاقے hackney میں بھی دستک دی تو علاقے کے بوڑھے، ضعیف، معذور اور دیگر ضرورتمندوں تک پکا پکایا کھانے کا بیڑا اٹھایا north london muslim community centre,staff aspirar caterers staff and volunteers ehsan staff نے، اس کار خیر میں مردوں کو خواتین کا بھی بھرپور سپوٹ رہا، عورتوں نے کئی دنوں تک روزانہ کھانا پکا پکا کر مردوں کے حوالے کیا، اور مردوں نے یہ کھانا علاقے کے ضرورتمندوں تک پہنچایا، اللہ پاک تمام کی خدمات کو بے حد قبول و منظور فرمائے، اور ان کی دنیا و آخرت دونوں جہان کی مرادیں پوری فرمائے، ان کی زندگی کو خوشیوں سے مالا مال فرمائے، آمین

ان حضرات کی حوصلہ افزائی اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے کچھ باتیں منظوم پیش خدمت ہے۔

کرو مہربانی مخلوق پر خدا کے لئے
خدا ہوگا اس پر مہربان سدا کے لئے

کرو جو بھی کام خدا کے لئے
وہ پاتا ہے قبولیت سدا کے لئے

کووڈ کے دور میں علاقے کے ضعفاء کے لئے
کی خوب خدمت بنت حوا نے خدا کے لئے

کھانا پکا کر دیا مردوں کو ضعفاء کے لئے
تھی یہ خدمت صرف خدا کی رضا کے لئے

مردوں نے پہنچایا یہ کھانا ضرورتمندوں تک
اس کے لئے دیتے رہے وہ گھر پر ان کے دستک

تھا یہ جذبہ کہ کرنا ہے کچھ انسانیت کے لئے
تھا ان کا یہ عمل بس خدا کی رضا کے لئے

تھا سب کا جذبہ صادق اور پر خلوص
نہ چاہت تھی شہرت کی، نہ چاہئے تھا فلوس

اے نوجوانان باہمت آپ کا شکریہ

کرتے رہئے کام کچھ ایسا کہ لوگ دعا دیتے رہیں
ہم دنیا سے چلے بھی جائیں تو لوگ صدا دیتے رہیں

(سلام لاجپوری)

کووڈ ۱۹ کی بیماری میں انتقال کر جانے والے مسلمان کے اسلامی طور پر تجہیز و تکفین ایک اہم مسئلہ تھا، حکومت نے بعض شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دیدی تھی کہ آپ اسلامی طور پر میت کی تجہیز و تکفین کر سکتے ہیں، مگر سوال یہ تھا کہ اس کام کو اپنی جان پر کھیل کر انجام دے گا کون؟

اس کام کے لئے ہمارے علاقے hackney کے چند باہمت اور حوصلہ مند نوجوانوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا، اور نہ صرف یہ کہ ہمارے علاقے کے مسلمان جن کا کووڈ کی وجہ سے انتقال ہوا ان کی اسلامی طور پر تجہیز و تکفین کی بلکہ اس سے آگے قریب کے بعض علاقے کے مسلمان کی بھی اسلامی طور پر تجہیز و تکفین کے فرائض انجام دیئے، اب بھی خدمت کا یہ سلسلہ ضرورت پڑنے پر یہ حضرات انجام دے رہے ہیں، اس کام کو انجام دینے والے زیادہ تر نوجوان ہیں، اللہ تعالی ان کی اس خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے، ان کو اوران کی فیملی کو بھی چونکہ فیملی کی رضامندی کے بغیر اس عمل کو انجام دینا ممکن نہیں تھا دارین کی تمام بھلائیاں نصیب کریں، آمین

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہوتے کچھ حقوق ہیں

اس میں کسی مسلمان کو نہ کچھ شبہ، نہ شکوک ہیں

اس آئینہ میں ہر ایک اپنے کو دیکھے اور جانچے

کہ اس کا دوسرے مسلمان کے ساتھ کیسا سلوک ہیں

روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہیں

کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، ہوتے آپس کے کچھ حقوق ہیں

سلام کا جواب دے، دعوت دے تو قبول کرے

چھینک کا جواب دے، بیان ہوئے یہ تین حقوق ہیں

بیمار ہو تو عیادت کرے، مظلوم ہو تو مدد کرے

جنازے میں شرکت کرے، کل ہوئے یہ چھ حقوق ہیں

ایک حق ہے مسلمان میت کے غسل وکفن کا

کرنا ان کی اسلامی طور پر تجہیز وتکفین ہے

اس حق کی ادائیگی میں کچھ حضرات نے

اپنی جانوں پر کھیل کر پیش کی ایک اہم نظیر ہے

یہ ان کا زندوں پہ احسان اور میت سے حسن سلوک ہے

ان کے عمل نے بتلایا کہ پورے ہوتے کس طرح حقوق ہیں

کووڈ کے اس دور میں یہ کام کوئی آسان نہیں تھا

مگر خدا نے کر دیا آسان یہ اس کے کرم کا ظہور ہے

ان کی خدمات ہیں علاقے میں سب پر عیاں

اس میں کسی کو نہ کچھ شبہ، نہ کوئی شکوک ہے

جن حضرات نے یہ عظیم خدمات انجام دیں ان کے اسماء اس طرح ہیں

مولانا زکریا سید، مولانا الیاس مالجی، مولانا عمر دانا، بدر عالم بھائی کاسو.جی عبد الحئ لسنیا، یاسین بلبیسر یا، اسماعیل علی بھائی ،قاری اکرام مالجی ،عرفان دلیر یحیی بھولا، سلیمان گجیا، مولانا زبیر بھولا، حافظ آصف حافظ جی ،عرفان جبار، سراج گجیا، مولانا عمار مالجی ،افضل داؤد ،ابراہیم راوت ،حنیف سید، ہارون علی بھائی ،ادریس داؤد، سلیمان بھولا۔

فخر گجرات کا شاگرد جاتا رہا

حافظ عبدالحق حافظجی آشنوی

چھوڑ کر تنہا وہ ہمیں جاتا رہا

فخر گجرات کا شاگرد جاتا رہا

تھا حق گو، حق پسند جاتا رہا

وہ عاشق قرآن جاتا رہا

آج مغموم ہے مادر علمی کا ہر فرد

کہہ رہا ہے کہ محسن ہمارا جاتا رہا

تا حیات دین حق کی جو خدمت کرتا رہا

بڑے شوق سے طلباء کو بھی پڑھاتا رہا

زندگی بھر مادر علمی کا خیال رکھتا رہا

تھا عالموں کا قدر دان، قدران کی کرتا رہا

آج آصف کا غمخوار و محسن جاتا رہا

فخر گجرات کا شاگرد جاتا رہا

حلقۂ تعلیم

احقر کا پیر سے جمعرات مسجد قبا میں تعلیم کا حلقہ لگتا ہے، اس کی ترتیب یہ ہے کہ اول حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کی مشہور زمانہ تصنیف ''فضائل اعمال، وفضائل صدقات،، کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جاتا ہے، بعدہ حسب موقع جس مضمون کا انتخاب کیا ہوتا ہے اس پر چالیس سے پچاس منٹ گفتگو ہوتی ہے، اس میں چند احباب پابندی سے شرکت کرتے ہیں ان کے اسماء اس میں ذکر کیئے گئے ہیں ۔

مسجد میں ہماری لگتا ہے تعلیم کا حلقہ
اول ہوتی ہے فضائل کی تعلیم جو ہے شیخ کا صدقہ

اس کے بعد ہوتا ہے احقر کا درس
جو ہے اساتذہ کی محنت کا صدقہ

اس میں کرتے ہیں شرکت پابندی سے چند احباب
بیاں کرتا ہے احقر ان کے سامنے مطالعہ کا لب لباب

ہے ان کے اسماء گرامی اس طرح
کروں میں ان کا شکر ادا کس طرح

اول نمبر پر ہے محترم بھائی سعد اللہ
ہے ان سے بڑی بے تکلفی ماشاءاللہ

دوسرے نمبر پر ہے نیک طینت بھائی اشرف

زیارت سے ان کی روز ہوتے ہیں ہم مشرف

تیسرے نمبر پر ہے رفیق مکرم حافظ امتیاز

جو کرتے ہیں سب سے محبت بلا امتیاز

چوتھے نمبر پر ہے میرے کرم فرما محسن بھائی نورانی

ہے میری دعا اللہ کردے ان کے دل کو نورانی

پانچویں نمبر ہے علم دوست بھائی حسن

مجلس میں ان کی شرکت پر ہم مناتے ہیں جشن

چھٹے نمبر پر ہے حنیف بھائی جن کا وطن ہے سورت

رہتی ہے یہ چاہت کہ دیکھے ہم ان کی بھولی صورت

ساتویں نمبر پر ہے بھائی عارف جو ہے نرم مزاج

ہے موصوف ماشاءاللہ ہنس مکھ مزاج

آٹھویں نمبر پر ہے شیخ ابراہیم ہمارے سردار

ہے اس نام سے احقر کو بچپن سے پیار

نویں نمبر پر ہے اسماعیل چچا بھام

جو کرتے ہیں تلاوت قرآن صبح وشام

دسویں نمبر پر ہے بھائی یونس

سن کر تعلیم ہوتے ہیں بے حد خوش

گیارہویں نمبر پر ہے بھائی اشفاق

جدائی ان کی ہم پر گذرتی ہے بہت شاق

نوٹ۔ان کے علاوہ اور بھی کچھ حضرات کی مجلس میں شرکت رہتی ہے۔

ہوتے جمع ہم سب ہے

آتا جب وقت شب ہے
ہوتے جمع ہم سب ہے

سنتے دینی باتیں ہیں
بعد اس کے گھر جاتے ہیں

یہ آپ کی دین سے محبت کی دلیل ہے
ہوتا اس سے خوش رب جلیل ہے

ہم جو یہاں حاضری لگاتے ہیں
فرشتے جا کر خدا کو بتاتے ہیں

علم خدا کی عظیم صفت ہے
ضرورت جسکی مرتے دم تک ہے

ہے تاحیات مومن کا اس سے واسطہ
کبھی تام نہیں ہو سکتی یہ داستاں

علم کا کوئی کنارہ نہیں ہے
جہالت شیوہ ہمارا نہیں ہے

سلام علم کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے
جہالت عیب ہے جاہل کوئی بیچارہ نہیں ہے

آپ کے ہی دم سے ساقی یہ میخانہ آباد ہے

آپ کے ہی دم سے ساقی یہ میخانہ آباد ہے

ورنہ یہاں تو ہر اک اپنے تئیں آزاد ہے

پیر سے جمعرات جس مجلس کا میں نے پیچھے ذکر کیا اس کی اختتامی مجلس تھی اس موقع پر لکھے گئے کچھ اشعار۔

ہمارا تعلیمی سال ہو رہا ہے ختم

رہا سال بھر شامل خدا کا فضل و کرم

رہی حاضری آپ کی پورے سال

آپ ہے میرے لئے بڑے مغتنم

دعا ہے میری سب کے لئے

کرے گا قبول اسے رب حرم

دیکھو تم سب خدا کا پاک حرم

ہے وہ کریم کرے گا ضرور کرم

ہر وقت دیا آپ نے ساتھ احقر کا

آپ ہیں میرے لئے بڑے محترم

آپ کے ہی دم سے آباد یہ مجلس رہی

آپ رہے حاضر ہر دم، ہر وقت، ہر موسم

جو ہوئی ہو اس میں احقر سے خطا و چوک

معاف کر اسے اپنے کرم سے اے رب کرم

پہنچی ہو گر مجھ سے آپ کو کوئی تکلیف

تو کر دے معاف خدا کو ہے پسند عفو و کرم

دعا ہے سلام کی خدا سے قبول ہو

آپ کو دارین کی خوشیاں نصیب ہو

پاکی

پاکی کا اسلام میں اہم مقام ہے

الطھور شطر الایمان نبی کا فرمان ہے

پاکی سے ہوتا خوش خالق کائنات ہے

واللہ یحب المطھرین قرآن کا بیان ہے

پاکی مسلمان کی اہم پہچان ہے

ناپاکی سے ہوتا خوش شیطان ہے

اسلام کرتا بار بار پاکی کا اعلان ہے

اسی لئے مسلمان کا ہوتا پاکی کی جانب میلان ہے

نیا وضو خانہ

ہماری مسجد (مسجد قبا) میں نیا وضو خانہ بن کر تیار ہوا، اس کا افتتاح ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ کو عمل میں آیا اس موقع پر لکھا گیا قطعہ

وضو خانے کا ہو رہا ہے آج افتتاح

جو از روئے حدیث ہے نماز کی مفتاح

ہوا تھا جب کام شروع تھا زباں پر ہمارے

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبک نستعینک یا فتاح

مصلی النور

مصلی النور میرے مکان سے قریب واقع ہے یوں کہہ سکتے ہیں کہ میرے محلے کی مسجد ہے، احقر کی تین بیٹیاں اسی مصلی میں جو مدرسہ چلتا ہے اس میں تعلیم حاصل کررہی ہے۔

ہے بڑا پرنور، ہم سب کا مصلی مصلی النور
میرے مکان سے ہے قریب نہیں زیادہ دور

بڑھتا ہے وہاں کی حاضری سے ایمان کا نور
ہوتا ہے نفس امارہ کا غرور بالکل چکنا چور

جب بھی دی ہے مصلی میں حاضری
ہر بار ملا ہے آنکھوں کو قرار، دل کو سرور

دیا جاتا ہے مصلی میں بچوں کو تعلیم کا نور
ہوتا ہے علم کا حصول، جہالت ہوتی ہے دور

لوگ عرصہ سے کرتے تھے یہ بات محسوس
کہ ہو قائم ہائے اسٹریٹ میں اک مصلی ضرور

ہوا بفضل الٰہی عبادت خانہ کا قیام
اور نام ہوا اس کا تجویز مصلی النور

ہوگئی قریب رہنے والوں کے لئے بڑی سہولت

نماز کے لئے اب ان کو نہیں جانا پڑتا ہے زیادہ دور

ہو مصلی النور کی ہر دینی خدمت قبول ومنظور

دعا ہے خوب پھیلے یہاں سے دین محمدی کا نور

یہاں کے روح رواں ہے مولانا عبداللہ راوت

جو دیتے ہیں ماہ مبارک میں احقر کو بیان کی دعوت

خالد بھائی بھی ہے یہاں کے بڑے خدمت گذار

کرتے ہیں دینی خدمت کے لئے اپنی جاں نثار

مولانا ابراہیم ہے مصلی النور کے خادم وامام

خدا کرے ان کی خدمت قبول اور بخشے دوام

کانوں میں پھر سے گونج رہی قرآن کی آواز ہے

گذشتہ سال کووڈ ۱۹ کی وجہ سے ہماری مسجد میں اجتماعی طور پر جیسے اس سے پہلے تراویح کی ادائیگی کرتے تھے نہیں کر سکے تھے، چند گنے چنے افراد ہی تراویح ادا کر پائے تھے، اس سال اللہ پاک کے فضل و کرم اور حکومت کی اجازت سے چند مخصوص شرائط کے ساتھ بحمد اللہ تراویح کی نماز ادا ہو رہی ہے۔

۲۹ رمضان المبارک کو ان شاء اللہ تراویح میں ختم قرآن ہوگا، اس تعلق سے کچھ اشعار

تراویح سے اس سال پھر مسجد آباد ہے
کانوں میں پھر سے گونج رہی قرآن کی آواز ہے

رحمت کے عشرے کا ہو چکا کل سے آغاز ہے
مومن ہو چکا شیطان کی قید سے آزاد ہے

مسجد نمازیوں سے خوب آباد ہے
دیکھ کے یہ منظر چشم ما روشن دل ماشاد ہے

والدین سکھا رہے بچوں کو روزے کے آداب ہے
ہوئی مومن کے دل کی دنیا سرسبز و شاداب ہے

سلام کی ہے دعا سب کی عبادت قبول ہو
دلوں میں پیدا عشق الٰہی اور حب رسول ہو

سال گذشتہ تو رہا ہم پہ خوب بھاری

سال گذشتہ تو رہا ہم پہ خوب بھاری

تراویح کا عمل ہوا پھر سے مسجد میں جاری

گذشتہ سال کووڈ ۱۹ کی وجہ سے مسجد میں اجتماعی طور پر تراویح کا عمل تمام نمازی انجام نہیں دے سکے تھے، اس سال بعض شرائط کے ساتھ یہ عمل اب تقریباً مکمل ہونے کو ہے، اس سال جو حضرات تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں، ان کے اسماء اس طرح ہیں

مولانا سہیل مالجی، حافظ زکریا بلیسریا، حافظ محمد پٹیل، حافظ عبداللہ ملا

اللہ تعالی تمام کی قرآنی خدمات کو قبول فرمائے اور دارین کی خوشیاں نصیب فرمائے، آمین

تراویح کا عمل ہوا پھر سے مسجد میں جاری

سال گذشتہ تو رہا ہم پہ بہت بھاری

دیکھ کے مسجد میں تراویح کا عمل جاری

ہو گئے کئی بار آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری

ہے اس پر کرتے ہم سب شکر الٰہی

کہ تراویح میں ہم سن پائے کلام الٰہی

سنا رہے ہیں تراویح میں بڑی لگن سے

کیا خوب ہمارے حفاظ کلام الٰہی

کرتے ہیں سبھی خوب تلاوت قرآنی

سن کر کہ تلاوت بڑھتا ہے نور ایمانی

سلام کی ہے دعا تمام حفاظ کے لئے

برستا رہے ان پر خوب فضل رحمانی

ہورہا تراویح میں آج ختم قرآن ہے

ہورہا تراویح میں آج ختم قرآن ہے
قید کردیا جاتا اس میں شیطان ہے

عطا کیا کرم سے اپنے تو نے ہم کو رمضان ہے
کرلے ہماری عبادتیں قبول تو بڑا قدردان ہے

ہے وہ افراد بڑے خوش نصیب
جن کو زبانی یاد پورا قرآن ہے

ہے دعا ہماری چاروں حفاظ کے لئے
ہوان کے پورے جو بھی ارمان ہے

ہورہا تراویح میں آج ختم قرآن ہے
خدایا یہ ترا ہم پہ کتنا احسان ہے

ہر مصلی کا دل آج خوشی سے سرشار ہے
کہ ہورہا تراویح میں آج ختم قرآن ہے

ہوگئی ہو سننے سنانے میں گر کوئی خطا
تو کردے اسے معاف، تو رحمان ہے

کرتا ہے معافی کو تو بے حد پسند
خدایا تری بڑی اونچی شان ہے

ختم ہونے کو اب ماہِ رمضان ہے

تو بڑا ہی رحیم اور رحمان ہے

کر لے ہم سب کے اعمال قبول

تو تو بندوں پہ بڑا مہربان ہے

ہو رہا رخصت آج ہم سے رمضان ہے

آنکھیں ہیں نمناک، خاموش دل کا جہان ہے

ہو رہا رخصت آج ہم سے رمضان ہے

کر لے ہم سب کی عبادتیں قبول

دلوں کے بس یہی ارمان ہے

تری ذات تو بندوں پہ مہربان ہے

کرتا اس بات کا تو خود اعلان ہے

تراویح میں جو ہم سن پائے امسال قرآن ہے

الٰہی یہ محض ترا ہی جود و کرم اور احسان ہے

سلام کی ہے دعا اپنے فضل سے قبول کر

عطا ہم سب کو اپنا عشق وحب رسول کر

ماں

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ماں بچے کا سب سے پہلا مدرسہ ہے، اسی مدرسہ سے اسے سب سے پہلی اور سب سے اچھی تعلیم مل سکتی ہے۔

ماں تیرے ہم پر ان گنت احسان ہے

تو جہاں میں قربانیوں کا ایک زندہ نشان ہے

تجھے دیکھ آنکھوں کو ملتا خوب اطمینان ہے

تو نے دیئے میری خاطر کڑے امتحان ہے

تو خدا کا ایک عظیم شاہکار ہے

تو میرے دل کا چین اور سکون و قرار ہے

خدا نے کیا قرآن میں تیرا ذکر بار بار ہے

تیری بے قراری پہ آتا خدا کو بھی دلار ہے

آب زمزم تیری مامتا کی عظیم یادگار ہے

جو ہے تیرا نافرمان اس پر خدا کی پھٹکار ہے

سلام کی آنکھیں بھی ہو رہی اب اشکبار ہے

صرف میں ہی نہیں آسمان بھی اشک بار ہے

شہر لندن کی فضا آج بڑی خوشگوار ہے

ہوری آسمان سے سفید گلوں کی بوچھار ہے

ماں کی گود

بچہ کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے
شادی سے پہلے دیکھ لو کیسی گود ہے

ماں اگر نیک و متقی اور پرہیز گار ہوگی
اولاد بھی اس کوکھ سے پیدا نیک ہوگی

ماں کا اثر اولاد میں ضرور آتا ہے
ماں سے ہی بچہ بچپن میں تربیت پاتا ہے

ماں کے دودھ کا بھی بچہ میں اثر آتا ہے
ماں کا دودھ ہوتا بچپن کی بہترین غذا ہے

آج مائیں بچے کو اپنا دودھ نہیں پلاتی ہے
ڈبہ کا دودھ خرید کر بچے کو پلاتی ہے

ماں کی گود بچہ کی پہلی تعلیم گاہ ہے
وہی اس کا مدرسہ اور وہی آرام گاہ ہے

ماں ہی بچہ کی پہلی استانی ہے
نیک مائیں بچہ کو انبیاء کی کہانی سناتی ہے

ماں ہی بچہ کا دینی ذہن بناتی ہے
بچپن سے ہی اسے کلمہ، دعا سکھاتی ہے

ماں ہو نیک تو بچہ میں بھی نیکی آتی ہے

ماں کی نیکی اثر اپنا ضرور دکھاتی ہے

ماں بچہ کو بچپن سے وضو، نماز سکھاتی ہے

بچہ کو بچپن سے خدا سے مانگنا بتاتی ہے

ماں بچہ کو صرف اپنا دودھ ہی نہیں پلاتی

اسے دین پر چلنے کا سلیقہ بھی سکھاتی ہے

مدرسہ اسلامیہ کفلیتہ

مکتب کی تعلیم کا جہاں سے کیا آغاز تھا
ان اساتذہ پر مجھے خوب ناز تھا

استاذ نے جب تک نہ سکھایا ا، ب، ت تھا
میرے لئے تو یہ حروف بس ایک راز تھا

اس دلاری بستی کا نام کفلیتہ ہے
تعلیم کا جہاں سے کیا آغاز تھا

خدا بستی اور مکتب کو سدا آباد رکھے
اور اس چمن کو سرسبز و شاداب رکھے

سلام کی ہے چاہت خدا پوری کرے
مکتب ہمارا دن دونی رات چوگنی ترقی کرے

مدرسہ اسلامیہ لاچپور

لاچپور میں قائم جو مکتب قرآنیہ ہے

نام اس مدرسہ کا مدرسہ اسلامیہ ہے

دی جاتی ہے وہاں طلباء کو دینی تعلیم

جس سے ہوتی مضبوط قوت ایمانیہ ہے

چمن میں جو بہار آئی ہوئی ہے

یہ سب فیض، فیض سلیمانیہ ہے

یہاں سے پڑھے کئی طلباء ہوئے ہیں عالم دین

یہ سب فیض، فیض مدرسہ اسلامیہ ہے

سلام کی ہے چاہت خدا تعالی پوری کرے

غیب سے خدا اس کی تمام ضروریات پوری کرے

علمی نشانی

بندے نے گجرات کا دار العلوم دیو بند کہا جانے والا ادارہ جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل میں از اول تا آخر پورا قرآن شریف استاذ مکرم حضرت مولانا وصی الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم سے حفظ کیا ہے۔

درجہ حفظ کے بعد فارسی اول و فارسی دوم (نصف سال) کی تعلیم بھی جامعہ ہی میں حاصل کی، جامعہ میں جن اساتذہ کرام کے پاس شرف تلمذ تہہ کیا ان کے اسماء گرامی اس طرح ہیں۔

(۱) حضرت مولانا مفتی یوسف ہانس سملکی دامت برکاتہم العالیہ

(۲) حضرت مولانا وصی الرحمٰن صاحب اعظمی دامت برکاتہم العالیہ

(۳) قاری عبد الرحمٰن صاحب بزرگ (نانا) سملکی دامت برکاتہم

(۴) قاری اشرف کوکنی.......

(۵) قاری یوسف وانکانیری دامت برکاتہم

(۶) مفتی محمد طاہر سورتی مدت فیوضہم

جامعہ ڈابھیل

جامعہ ڈابھیل ہے مرکز ایمانی

مولانا احمد حسن بھام کی ہے علمی نشانی

جہاں کیا ہے بندے نے مکمل حفظ قرآنی

ہے آج بھی ذہن میں تازہ وہ یادیں پرانی

دی جاتی ہے جہاں عمدہ تعلیم قرآنی

ہے یہاں کے اساتذہ عالم ربانی

ہوتی ہے روز وشب مسحور کن تلاوت قرآنی

ہے یہ علم دین کا مرکز، مرکز ایمانی

جامعہ کی فضا ہے خوبصورت اور روحانی

آتے ہیں جہاں نظر چہرے سب نورانی

برستا رہتا ہے برابر فضل سبحانی

ہے یہ علم دین کا مرکز مرکز ایمانی

پا چکے ہیں تعلیم یہاں سے ایرانی وافغانی

میسر ہے جہاں طلباء کو ہر سہولت وآسانی

پڑھایا جاتا ہے جہاں پابندی سے فقہ نعمانی

مدرس رہ چکے ہیں یہاں شاہ انور اور شبیر احمد عثمانی

سلام کی دعا ہے خدا رکھے باغ احمد کو سلامت

نہ لگے اسے اپنوں کی نظر اور نہ نظر شیطانی

مفتاح العلوم, تراج

احقر نے مفتاح العلوم تراج میں درجہ عالمیت کے دو سال ''فارسی اول اور عربی اول،، کی تعلیم حاصل کی ہے۔

مفتاح العلوم میں قائم ہے علمی بہار
ہوتا ہے درس قرآن وحدیث لیل ونہار

یہ علمی چمن ہے فخر گجرات کی یادگار
نام تھا جن کا علی محمد تھے متقی وپرہیزگار

مفتاح العلوم سے کیا جس وقت علم کا حصول
تھے اس وقت جو مدیر تھی نظامت شاندار

تھے وہ فخر گجرات کے واقعی سپوت
نام تھا حافظ امین تھے بڑے امانتدار

کرتے تھے اساتذہ خوب محنت
طلباء کو بھی کرتے تھے محنت کی نصیحت بار بار

استاذ مرحوم مفتی امین تھا وطن اورنگ آباد
ہوگئے ہیں خدا کو پیارے سناتے تھے خوب اشعار

خدا استاذ مرحوم کی کرے بھرپور مغفرت
آتی ہے یاد ان کی تو ہوجاتی ہے آنکھیں اشکبار

ہے دعا خدا لے جائے جلد وطن

تا کہ دیکھ سکوں مادر علمی مزید ایک بار

خدا تمام اساتذہ کو جزائے خیر عطا کرے

وہ ہے ہمارے محسن بندہ ہے ان کا شکر گذار

ان کی تمام نیک تمنائیں ہوں بعافیت پوری

رہتی ہے ان کے لئے یہی دعا لیل و نہار

سلام .کی ہے دعا بارگاہ الٰہی میں ہر صبح و شام

کرے مادر علمی خوب ترقی ہو اس کا فیض جہاں بھر میں عام

دارالعلوم اشرفیہ، راندیر

احقر نے دارالعلوم اشرفیہ، راندیر میں جو صرف گجرات کی ہی نہیں بلکہ پورے انڈیا کی قدیم ومشہور دینی دانش گاہ ہے، ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے قیام کے کچھ عرصہ بعد ہی اس کی بنیاد رکھی گئی تھی، اس میں بندے نے عربی دوم سے لے کر عربی پنجم تک تعلیم حاصل کی ہے۔

اشرفیہ احقر کی مادرعلمی ہے

یادیں اس کی اب بھی دل میں بستی ہے

صبح ہوتے ہی یہاں علمی محفل سجتی ہے

ہے یہ راندیر جو نیک لوگوں کی بستی ہے

ہے مسجد بڑی دیدہ زیب

جو نگاہوں میں خوب جچتی ہے

یہاں پر بڑی بڑی علمی ہستیاں رہتی ہیں

اسی لئے اس کو کہتے نیک لوگوں کی بستی ہے

فضا قال اللہ وقال الرسول سے رہتی گونجتی ہے

مادرعلمی میں ہر دم رحمت ایزدی برستی ہے

ان بابرکت اور مبارک نغموں سے

دل کی دنیا ہوتی روشن اور خوب چمکتی ہے

اساتذہ کی قرآن وحدیث کی تشریحات
کانوں میں ایمان کا رس گھولتی ہے

جب علم فقہ پر کرتے ہیں وہ کلام
تو فقہ کی باریک گتھیاں سلجھتی ہے

نورانی ماحول میں وقت گذارنے سے
احکام آتے سمجھ ایمان کی حلاوت بڑھتی ہے

مادر علمی احمد اشرف کی دلاتی ہے یاد
تو یعقوب اشرف کی الفت رلاتی ہے

تمام اساتذہ کے علم وعمل میں ہو برکت
ان کی باتیں آج بھی راہ راست دکھاتی ہے

سلام کی دعا ہے باغ اشرف سدا آباد رہے
اور تمام خدام ہر فکر وغم سے آزاد رہے

جامعہ حسینیہ، راندیر

احقر نے درجہ عالمیت کا آخری سال (دورۂ حدیث) کی تعلیم جامعہ میں حاصل کی تھی۔

راندیر نیک لوگوں کا قریہ ہے
جہاں بہتا علم دیں کا دریا ہے

ایک کا نام ہے اشرفیہ
دوسرے کا نام حسینیہ ہے

احقر نے کی جہاں عالمیت کی تکمیل
نام اس کا حسینیہ ہے

جن اساتذہ سے کیا اکتساب فیض
وہ میرے رہبر اور علمی سرمایہ ہے

مادر علمی میں گذرا ہے جو بھی وقت
ان یادوں کا اک سمندر دل میں سمایا ہے

اساتذہ نے جو یقین کے بیج بوئے تھے
دور پرفتن میں اسی نے ایمان بچایا ہے

مادر علمی رہیں گے ترے مقروض ہم
تو نے ہی دل کی دنیا میں کیا اجالا ہے

تو ہے میری امیدوں کا محور و مرکز
اور علمی دنیا کا روشن منارا ہے

سلام کی ہے دعا مادرِ علمی کا فیض خوب عام ہو
علمی دنیا میں اس کا خوب چرچہ اور نام ہو

اساتذہ

دیکھا نہ کوہ کن کوئی فرہاد کے بغیر
آتا نہیں ہے فن کوئی استاذ کے بغیر

استاذ طلباء کے حق میں ہوتا بڑی نعمت ہے
کرتے وہ حاصل ان سے دین کی دولت ہے
کرتے جو دل سے ان کا احترام وعظمت ہے
خوش ہوتا ان سے اللہ رب العزت ہے

(سلام لاجپوری)

اساتذۂ کرام

ہے بڑے محسن ہمارے اساتذۂ کرام

ہوا ہے ان سے علم حاصل کروان کا احترام

لیتے رہو ان سے دعا اور دینی رہنمائی

خدا نے ہیں بخشا ان کو عالی مقام

سکھایا ہے انہوں نے کرنا اچھے برے کی پہچان

نہیں ادا ہو سکتا زندگی بھر ان کا احسان

رات دن ہوتا ہے زبان پر ان کے قال اللہ قال الرسول

کتنے ہوں گے ان سے خوش اللہ اور اللہ کے رسول

وہ نہ ہوتے تو کیسے کرتے ہم علم کا حصول

رہتے ان پڑھ کر رہے ہوتے کار فضول

بتایا انہوں نے ہوا کیوں قرآن کا نزول

ہو ان سے راضی خدا اور خدا کے رسول

کرتے ہیں وہ معمولی تنخواہ پر گذارا

ہوتا ہے بڑی مشکل سے ان کا گذارا

انہیں کی محنت سے ہے عالم میں دین کا چرچہ

جیسے تیسے کرتے ہیں پورا فیملی کا خرچہ

قاری عبدالحق صاحب دیوانؒ

استاذ محترم کی بات ہے پیاری
نام ہے ان کا عبدالحق قاری

بڑے پیار سے پڑھاتے ہیں وہ
مزاج میں ہے ان کے ملنساری

باتیں ہماری بھی سن لیتے تھے
ہے ان میں بڑی خاکساری

بڑے پیار سے کرتے تھے نصیحت
ہوتی تھی جس سے دور لغزشیں ہماری

مفتی رشید احمد صاحب کتھرادادامت برکاتہم

احقر نے ان سے باضابطہ طور پر تو شرف تلمذ تہہ نہیں کیا ہے مگر ان سے خوب علمی استفادہ کیا ہے بنابریں میں ان کو بھی استاذ کا درجہ ہی دیتا ہوں۔

مفتی بھائی میاں لاجپور کی آن بان ہے
کہتے ہیں لوگ کہ وہ لاجپور کی شان ہے

پورا قصبہ کرتا ان کا احترام ہے
ہندو مسلم دونوں دیتے سمّان ہے

ہے صاف گو کرتے بات صاف صاف ہے
حق وصداقت پر ہوتا مبنی ان کا بیان ہے

کرتے تقریر ہو کر بالکل بیباک ہے
باتیں بے خوف ہو کر کہنا ان کا انداز ہے

نئے فضلاء کی کرتے علمی امداد ہے
علماء کی صلاحیت کو چڑھاتے پروان ہے

علمی کاموں سے رکھتے شغف دن رات ہے
گویا علم پر زندگی ان کی پوری قربان ہے

پورا گھرانہ دولت علم سے مالا مال ہے
خدا نے بخشی گھرانے کو عظیم شان ہے

اس خاندان میں ہوئے کئی حافظ قرآن ہے

برستا رہا خاندان کتھرادا پہ فضل رحمان ہے

خدا ان کا سایہ رکھے تا دیر سلامت

سلام کی یہی دعا اور دلی ارمان ہے

حضرت مولانا محی الدین صاحبؒ

یاد آرہا ہے آج احقر کو اپنا ماضی

خاص کر استاذ مرحوم محی الدین قاضی

خدا نے بخشا تھا یہ اعجاز، تھے وہ حاجی

استاذ مرحوم مولانا محی الدین قاضی

نظر آتے تھے مسجد میں صف اول میں

کرتے تھے شرکت تکبیر اولی سے، تھے نمازی

خدا کی رضا میں رہتے تھے سدا راضی

استاذ مرحوم مولانا محی الدین قاضی

تھے بڑے داماد مفتی لاجپوری کے

خود بھی تھے سید مشہور تھے قاضی

تھے ظریف الطبع راندیر کے تھے باسی

استاذ مرحوم محی الدین قاضی

مزاج میں تھی ان کے خوش مزاجی

رہتے تھے خدا کی رضا میں راضی

اشرفیہ کے ہیں استاذ ماضی

استاذ مرحوم محی الدین قاضی

ہے اولاد بھی دیندار اور نمازی

نمایاں ہے ان میں مرغوب و خلیل قاضی

سلام نے پڑھی ہے ان سے علم الصیغہ

ہے استاذ مرحوم سے بہت کچھ سیکھا

ہے دعا قبول آپ کی تمام خدمات ہو

جنت الفردوس میں بلند آپ کے درجات ہو

احقر نے استاذ مرحوم سے دار العلوم اشرفیہ میں ''علم الصیغہ''، پڑھی تھی۔

حضرت مولانا مفتی عارف حسن عثمانیؒ

احقر نے آپ سے دار العلوم اشرفیہ میں اصول الشاشی پڑھی ہے۔

چہرہ تھا نورانی، باتیں تھی عرفانی

تھے ایسے استاذ مکرم عارف عثمانی

تھے عاشق قرآن، کرتے تھے بیاں تفسیر قرآنی

آتے ہیں خوب یاد استاذ مرحوم عارف حسن عثمانی

تھے شریف النفس عالم ربانی

چمکتا تھا پیشانی سے نور ایمانی

خود بھی تھے عالم دین، والد بھی تھے عالم حقانی

تربت پہ ان کی برستا رہے فضل یزدانی

سعادت تو دیکھئے صاحبزادگان بھی ہے عالم ربانی

ایں سعادت بزور بازو نیست، ہے یہ فضل رحمانی

کرتے تھے مسحور کن تلاوت قرآنی

لگتی تھی مسجد میں آپ کی محفل قرآنی

لوگ جوق در جوق کرتے تھے شرکت

اور سنتے تھے بڑے غور سے تفسیر عثمانی

اب بھی سجتی ہے رمضان میں یہ محفل قرآنی

اب کرتے ہیں بیاں تفسیر قرآں عادل عثمانی

ہے استاد زادوں میں بھی والد مرحوم کی طرح

وہی ذوق قرآنی ہے یہ سب فضل ربانی

ہجیرہ میں اب بھی جاری ہے فیض عثمانی

چلتا رہے یہ سلسلہ تا دیر بفضل سبحانی

دی اشرفیہ میں طویل عرصہ خدمت قرآنی

ہوئی وفات تو تھا ماہ، ماہ رمضان یعنی ماہ قرآنی

پہنچاتے رہے تا حیات پیغام ربانی

استاذ مرحوم مفتی عارف حسن عثمانی

سلام کی ہے دعا جنت الفردوس آپ کا مقام ہو

ان کے طفیل ہم سے راضی خدائے ذوالجلال ہو

مفتی اسماعیل واڈی والاؒ

استاذ مرحوم سے بندے نے بخاری شریف، مسلم شریف، نسائی شریف وغیرہ کتب پڑھی ہے۔

استاذ مرحوم احقر کے استاذ بخاری تھے
درس میں خوب سناتے اقوال قسطلانی تھے

تھے علامہ عینی کے بھی خوب معتقد
دیکھتے بڑے شوق سے عمدۃ القاری تھے

استاذ مرحوم احقر کے استاذ بخاری تھے
حافظ کے اقوال یاد انہیں زبانی تھے

وقت کے تھے پابند، کردار کے مثالی تھے
جامعہ راندیر کے شیخ بخاری تھے

درس اوسط درجے کا دینے کے عادی تھے
دروس طویل بحثوں سے ہوتے عاری تھے

مطالعہ کے شوقین دین کے داعی تھے
علمی فیوض کا سلسلہ آج بھی جاری ہے

کرتے مہمانوں کی تواضع وخاطرداری تھے
نبھاتے رشتہ داروں سے خوب رشتہ داری تھے

لکھتے تھے مسائل کے جواب، قلم کے سپاہی تھے

استاذ مرحوم احقر کے شیخ بخاری تھے

ہو جنت میں ان کے درجات بلند

کیا ہے پوری زندگی اسلام کا علم بلند

حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلویؒ

خطیب الامت، سید السادات حضرت مولانا ابرار احمد صاحب دھلوی رحمہ اللہ سے میں نے باقاعدہ طور پر تو شرف تلمذ تہہ نہیں کیا، لیکن میں انہیں اپنا استاذ ہی تسلیم کرتا ہوں، اس کی کچھ وجوہات ہیں جسے میں اپنے ایک مضمون میں تحریر کر چکا ہوں۔

تھے عالی نسب حضرت سید ابرار
پھیلا ہے عالم میں خوب فیض ابرار

علمی مقام کی ترجمانی کرتی ہے
تقاریر کا مجموعہ بنام فیض ابرار

تھا لقب خطیب الامت وطیب ثانی
ہوتی تھی تقاریر بڑی تاریخی و یادگار

کرتے تھے تقاریر میں بیاں عجب علمی نکات
خطابت میں کرتے تھے کھل کر حق کا اظہار

اشعار سے بھی تھی بہت دلچسپی
تقریر میں برموقع سناتے تھے اشعار

تھے ظرافت پسند اور بڑے حاضر جواب
بڑی خوبیوں کے تھے مالک سید ابرار

اللہ نے دیا تھا دینی علوم میں خوب رسوخ

بیاں کرتے تھے برابر شریعت کے اسرار

تھے محدث، مفسر، معلم، مبلغ

اکابر کے تھے منظور نظر سید ابرار

اسباق ہوتے تھے علمی معلومات سے پر

تھے تمام طلباء کے محبوب، علم کے تھے پہاڑ

کئے دین کی نسبت پر جہاں بھر میں اسفار

نہ ڈگمگائے کبھی حق بات کہنے سے سید ابرار

خوشامد اور چاپلوسی سے تھا انکار

تھے حق گو، حق پسند، حق کی للکار

تھے اکابر کی روایت کے امین و محافظ

باطل کرتے تھے دیکھ کر راہ فرار اختیار

تھا مفتی لاجپوری کو بھی ان پر خوب ناز

تھے بڑے کمالات سے متصف سید ابرار

تھے رشتہ میں مفتی لاجپوری کے داماد

تھے خود بھی سید زادے بلند تھا تقوی کا معیار

تھے وصی الامت اور حکیم الاسلام کے معتمد
کرتے تھے دونوں کا ذکر خیر بار بار

چائے کے تھے خوب شوقین اور دلدادہ
نوش فرماتے تھے یہ مشروب دن میں کئی بار

تھے غیر تمند طبیعت پائی تھی خدار
رہا آپ کی تدریس کا دور نہایت شاندار

سلام نے کیا ہے آپ کے علوم سے خوب استفادہ
ہے آپ کی شخصیت سے متاثر اور ہے آپ کا دلدادہ

دھن

گر چاہتا ہے کوئی کام کرنا تو سن
پیدا کر اس کے لئے پکی دھن

کام کو پہنچا دیتا ہے کام انجام تک
بس ہوگا کرنا پیدا اس کے لئے دھن

ملتا ہے کسی کو دھن، تو دیتا ہے مالک کسی کو دھن
دھن ہی دولت نہیں ہے یہ بات دھیان سے سن

دھن بھی ہے بڑی دولت یاد رکھ
اس بات سے دل کو اپنے شاد رکھ

ہوگی دھن تو ہے پھر ہر کام آسان
دھر لے سلام کی اس نصیحت پہ کان

نہ ہو یہ نیت کہ ہو مرا نام

آدمی کرے جو بھی کام

نہ ہو یہ نیت کہ ہو مری شہرت میرا نام

ہو جاتی ہے اس سے نیکی ضائع

اس بات کو پلو باندھ لے دے گی کام

مئولف کی دیگر تالیفات

(۱) منتخب تقاریر۔ جلد اول (مطبوعہ)

(۲) مجالس خطیب الامت۔ اول ودوم (مطبوعہ)

(۳) لطائف سورۂ یوسف۔ اول ودوم (مطبوعہ)

(۴) ملفوظات خطیب الامت۔ جلد اول (مطبوعہ)

(۵) ارشادات خطیب الامت۔ جلد اول (مطبوعہ)

(۶) بچوں کے لئے احکام ومسائل (مطبوعہ)

(۷) مختصر تذکرہ وتعارف حضرت مولانا یعقوب اشرف صاحب راندیریؒ (مطبوعہ)

(۸) گلدستہ سعید یعنی حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوریؒ کا کچھ ذکر خیر (مطبوعہ)

(۹) حمد ونعت کا گلدستہ (مطبوعہ)

(۱۰) میرے محسنین یعنی میرے ان اساتذۂ کرام کا ذکر خیر جواب اس دنیا میں نہیں ہے (مطبوعہ)

(۱۱) میرے والد مرحوم کا کچھ ذکر خیر (غیر مطبوعہ)

(۱۲) شخصیات (منظوم) (غیر مطبوعہ)

(۱۳) مدرسہ اسلامیہ لاجپور کے دس اساتذۂ کرام کا ذکر خیر (غیر مطبوعہ)